ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

39

www.tanzeem.org

9 تا 15 محرم الحرام 1438ھ / 11 تا 17 اکتوبر 2016ء

نظریہ : قوموں کی روح

نظریہ ایک قوم کے لیے رُوح کی سی حیثیت رکھتا ہے، جس کے ہونے سے زندگی برقرار رہتی ہے اور جس کے فقدان کی صورت میں انسانی معاشروں سے اس حرارت وحرکت کا خاتمہ ہو جاتا ہے جس کا نام زندگی ہے۔ قوم کی یہ زندگی بخش نظریاتی رُوح اگر زندہ وتوانا ہو تو دوسری تمام قوتیں ہاتھ آ جاتی ہیں اور تھوڑی قوتوں سے بہت زیادہ نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ نظریہ سے سرشار ہونے والی قوموں کا عشق اتنا جسور اور فقر اتنا غیور ہوتا ہے کہ وہ کبھی خوار نہیں ہوتیں، لیکن نظریہ کی مرکزی قوت ختم ہو جائے یا کمزور پڑ جائے تو محض روپے پیسے، صنعت وتجارت، فوجوں اور اسلحہ، ادارات اور تنظیموں اور معاہدوں اور بلاکوں کے بل پر کسی انسانی گروہ کو نہ زندگی حاصل ہو سکتی ہے، نہ ترقی وکامیابی۔ بدن میں اگر رُوح ختم ہو رہی ہو اور شجاعت کا جوہرِ فعال کام نہ کر رہا ہو تو بھینسے جیسا عظیم جثہ گوشت کے ایک ڈھیر سے زیادہ نہیں۔

نظریہ سے محروم معاشرے یا تو قائم ہی نہیں رہ سکتے، یا پھر وہ دوسروں میں ضم ہو جاتے ہیں اور کسی نظریاتی تمدن کے تابع مہمل بن جاتے ہیں۔ اقوام کا زوال ”بے زری“ سے نہیں ہوتا، اور اُن کا عروج بھی تونگری کا مرہونِ منت نہیں ہوتا۔ اسی طرح اسلحہ کی کمی کے بھی معنی لازماً یہ نہیں ہوتے کہ ایک قوم کمزور ہے، بلکہ اگر اس کے جوانوں کی خودی فولاد کی سی قوت رکھتی ہے تو وہ بہت زیادہ محتاجِ شمشیر نہیں رہتی۔ دوسری طرف اگر خودی ہی جواب دے جائے تو پھر جو کچھ رہ جاتا ہے وہ خالی زرنگار نیام ہوتے ہیں جن میں شمشیریں نہیں ہوتیں۔ علامہ اقبال کہتے ہیں ؏ ”قوموں کی حیات اُن کے تخیل پہ ہے موقوف۔“

نعیم صدیقی

اس شمارے میں

اب پچھتائے کیا ہوت جب
چڑیاں چگ گئیں کھیت

تذکیر ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے

جرم ہائے خانہ خراب

تبلیغ دین کے لیے رہنما اصول

پاک بھارت کشیدگی اور
پاکستان کا سیاسی انتشار

مؤمنین: جن پر اللہ نے احسان کیا

شجرِ سایہ دار

تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیاں

الھدیٰ (725)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

اعمال ناموں کا ملنا

سُورۃُ الکھف | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیت : 49

وَوُضِعَ الۡکِتٰبُ فَتَرَی الۡمُجۡرِمِیۡنَ مُشۡفِقِیۡنَ مِمَّا فِیۡہِ وَیَقُوۡلُوۡنَ یٰوَیۡلَتَنَا مَالِ هٰذَا الۡکِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیۡرَۃً وَّلَا کَبِیۡرَۃً اِلَّاۤ اَحۡصٰہَا ۚ وَوَجَدُوۡا مَا عَمِلُوۡا حَاضِرًا ؕ وَلَا یَظۡلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾

آیت ۴۹ ﴿وَوُضِعَ الۡکِتٰبُ﴾ ''اور رکھ دیا جائے گا اعمال نامہ''

یہ پوری نوعِ انسانی کے ایک ایک فرد کی زندگی کے ایک ایک لمحے اور ایک ایک عمل کی تفصیل پر مشتمل ریکارڈ ہوگا۔ گویا یہ ایک بہت بڑا کمپیوٹر سسٹم ہے جو کسی جگہ پر نصب کیا گیا ہے اور وہاں سے لا کر میدانِ حشر میں رکھ دیا جائے گا۔ آج سے سو برس پہلے تو ایسی تفصیلات کو تسلیم کرنے کے لیے صرف ایمان بالغیب کا ہی سہارا لینا پڑتا تھا مگر آج کے دور میں اس سب کچھ پر یقین کرنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ آج ہم انسان کے بنائے ہوئے کمپیوٹر کے کمالات اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور اپنے معمولاتِ زندگی میں ان سے استفادہ کر رہے ہیں۔ آج جب ہم ایک بٹن جتنی جسامت کی chip میں مفصل معلومات پر مشتمل ریکارڈ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی وضع کردہ ڈیٹا بیس (الکتاب) کے بارے میں کوئی شک نہیں رہ جاتا کہ اس میں کس طرح ایک ایک فرد کی ایک ایک حرکت کی ریکارڈنگ محفوظ ہوگی اور پلک جھپکنے کی دیر بھی نہیں لگے گی کہ اس کا پرنٹ متعلقہ فرد کے ہاتھ میں تھما دیا جائے گا۔

﴿فَتَرَی الۡمُجۡرِمِیۡنَ مُشۡفِقِیۡنَ مِمَّا فِیۡہِ﴾ ''چنانچہ تم دیکھو گے مجرموں کو کہ ڈر رہے ہوں گے اس سے جو کچھ اس میں ہوگا''

مجرم لوگ اپنی کتابِ زندگی کے اندراجات سے لرزاں و ترساں ہوں گے۔

﴿وَیَقُوۡلُوۡنَ یٰوَیۡلَتَنَا مَالِ هٰذَا الۡکِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیۡرَۃً وَّلَا کَبِیۡرَۃً اِلَّاۤ اَحۡصٰہَا ۚ﴾ ''اور کہیں گے: ہائے ہماری شامت! یہ کیسا اعمال نامہ ہے؟ اس نے تو نہ کسی چھوٹی چیز کو چھوڑا ہے اور نہ کسی بڑی کو مگر اس کو محفوظ کر رکھا ہے۔''

﴿وَوَجَدُوۡا مَا عَمِلُوۡا حَاضِرًا ؕ وَلَا یَظۡلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾﴾ ''اور وہ پائیں گے جو عمل بھی انہوں نے کیا ہوگا اُسے موجود۔ اور آپ کا رب ظلم نہیں کرے گا کسی پر بھی۔''

فرمان نبویؐ

گناہوں کا اقرار

قَالَ رَجُلٌ لِابۡنِ عُمَرَ کَیۡفَ سَمِعۡتَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ فِی النَّجۡوٰی قَالَ سَمِعۡتُہٗ یَقُوۡلُ ((یُدۡنَی الۡمُؤۡمِنُ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ مِنۡ رَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی یَضَعَ عَلَیۡہِ کَنَفَہٗ فَیُقَرِّرُہٗ بِذُنُوۡبِہٖ فَیَقُوۡلُ ہَلۡ تَعۡرِفُ فَیَقُوۡلُ اَیۡ رَبِّ اَعۡرِفُ قَالَ فَاِنِّیۡ قَدۡ سَتَرۡتُہَا عَلَیۡکَ فِی الدُّنۡیَا وَاِنِّیۡ اَغۡفِرُہَا لَکَ الۡیَوۡمَ فَیُعۡطٰی صَحِیۡفَۃَ حَسَنَاتِہٖ وَاَمَّا الۡکُفَّارُ وَالۡمُنَافِقُوۡنَ فَیُنَادٰی بِہِمۡ عَلٰی رُءُوۡسِ الۡخَلَائِقِ ہٰؤُلَاءِ الَّذِیۡنَ کَذَبُوۡا عَلَی اللّٰہِ))

(صحیح مسلم)

ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ نے نبی ﷺ سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آپؐ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن ایک مومن اپنے رب کے قریب کیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ اس پر اپنی رحمت کا پردہ ڈال دے گا۔ پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروایا جائے گا۔ پھر اللہ فرمائے گا کیا تو جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا، اے رب! میں جانتا ہوں۔ اللہ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا ہے اور آج کے دن تیرے گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ پھر اسے اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دیا جائے گا اور کفار و منافقین کو علی الاعلان لوگوں کے سامنے بلایا جائے گا اور کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔''

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
9 تا 15 محرم الحرام 1438ھ جلد 25
11 تا 17 اکتوبر 2016ء شمارہ 39
مدیر مسئول حافظ عاکف سعید
مدیر ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون فرید اللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67-اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور-54000
فون: 36316638-36366638-
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور-54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 12 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 450 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا-------------------- (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال
کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

مرزا ایوب بیگ

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

پاکستان کی مشرقی اور مغربی سرحدوں پر جو ہو رہا ہے سو ہو رہا ہے۔ اصل گھمسان کا رن داخلی سیاسی میدان میں پڑا ہے۔ عمران خان تمام برائیوں کی جڑ نواز شریف کو اول روز سے ہی قرار دے رہے ہیں۔ اب 30 اکتوبر کو اسلام آباد بند کرنے کی دھمکی دے کر اُن کے خلاف اپنے ''جہاد'' کو آخری مرحلے میں داخل کر دیا ہے۔ اُنہوں نے دو آپشن دیئے ہیں یا استعفیٰ دے دو یا اپوزیشن کے ٹی او آرز کے مطابق خود کو احتساب کے لیے پیش کر دو۔ نواز شریف کے دستِ راست اور بھارت کے حوالے سے پاکستان کی خارجہ پالیسی کے معمار نجم سیٹھی کے مطابق عمران خان یہ سب کچھ کسی نادیدہ قوت کے اشارے پر کر رہا ہے اور دوسری بات وہ یہ فرماتے ہیں کہ نواز شریف عمران خان کی خواہش کے مطابق خود کو کبھی بھی اور کسی صورت میں بھی احتساب کے لیے پیش نہیں کرے گا۔ اُدھر عمران خان اپنے مشیرِ اعلیٰ شیخ رشید اور وائس چیئرمین شاہ محمود قریشی کی خواہش پوری کرتے ہوئے کچھ عرصہ سے آصف زرداری اور پاکستان پیپلز پارٹی کے حوالہ سے نرم رویہ اختیار کیے ہوئے تھے لیکن ایک بار پھر اپنی زبان پر قابو پانے پر ناکام ہوئے ہیں اور پیپلز پارٹی کو کھری کھری سنا دیں اور اُسے مشورہ دیا ہے کہ وہ بھی ایم کیو ایم کی طرح مائنس ون فارمولا اپنائے اور آصف زرداری کو فارغ کر دے جس کا پاکستان پیپلز پارٹی نے بڑا صحیح اور معقول جواب دیا ہے کہ '' تو کون؟ میں خواہ مخواہ'' لیکن پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں دوسرے روز (جب 450 ارکان میں سے صرف 68 شریک ہوئے) مسلم لیگ (ن) کے مشاہد اللہ نے پیپلز پارٹی کے اعتزاز احسن کو یاد دلایا کہ آپ نے سکھ باغیوں کی فہرستیں بھارتی حکومت کو پہنچائی تھیں، جس پر راجیو گاندھی نے محترمہ بے نظیر بھٹو کا شکریہ ادا کیا تھا اس پر پاکستان پیپلز پارٹی کے ارکان نے مودی کا جو یار ہے غدار ہے کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ پختونخوا سے سرحدی گاندھی کے پوتے اسفند یار ولی خان نے نواز شریف کو کہا ہے کہ وہ سی پیک کے حوالہ سے اپنے صوبے سے ہونے والی زیادتی پر نواز شریف کے گریبان میں ہاتھ ڈالیں گے اور اپنا حق زبردستی وصول کریں گے۔ مولانا فضل الرحمٰن اور محمود خان اچکزئی فی الحال نواز شریف کے اتحادی ہیں۔

عمران خان کے بارے میں اُن کے دوست کالم نگار ہارون الرشید نے کہا ہے کہ اُن کے مطالبات صد فی صد درست اور صحیح ہیں لیکن اُن کی احتجاج کی سٹریٹیجی اتنی ہی غلط اور خلافِ حکمت ہے۔ ہماری رائے میں حقیقت یہ ہے کہ یہ بہترین تبصرہ ہے جو عمران خان کے طرزِ عمل پر کیا گیا ہے۔ کرپشن کے حوالے سے

عمران خان کا مؤقف جس قدر درست اور قابلِ تحسین ہے اسی قدر اُن کا طرزِ عمل بچگانہ، غیر ذمہ دارانہ اور ناقابلِ فہم ہے۔ بہر حال عمران خان نے اپنی سٹریٹ پاور کو استعمال کرتے ہوئے پاناما لیکس کے ایشو پر حکومت کی چولیں ہلا دی ہیں بلکہ اگر یہ کیا جائے کہ ریاست بھی متاثر ہوئی ہے تو غلط نہ ہوگا لیکن قابلِ داد ہے میاں نواز شریف کا عزم کہ زمین جنبد نہ جنبد گل محمد اُنہوں نے تاخیری حربے استعمال کرتے ہوئے چھ ماہ میں پاناما لیکس پر احتساب کے مسئلہ پر ایک انچ پیش رفت نہیں ہونے دی۔ یہ ہے اُس قوم کے رہنماؤں کی کتھا کہانی جن کے عزیز وطن کی سرحدوں پر زبردست خطرات منڈلا رہے ہیں۔

عالم کفر متحد ہو کر عالم اسلام کے تمام اہم ممالک کو ٹھکانے لگا چکا ہے، جیسے عراق، افغانستان، لیبیا، وغیرہ وغیرہ اور مصر، امارات جیسے ممالک اُس کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ ہم نے سعودی عرب اور پاکستان کو ان میں شامل نہیں کیا، حالانکہ یہ دونوں بھی عالم کفر کے سرغنہ امریکہ کے آگے باادب با ملاحظہ کھڑے ہیں اور ہر معاملہ میں اشارہ ابرو پر حرکت میں آنے کو تیار رہتے ہیں لیکن ان دونوں کی ایک ایک مجبوری ہے جس پر وہ امریکہ کے حکم کی پابندی کرنے سے قاصر ہیں۔ سعودی عرب کو عالم اسلام میں حرمین شریفین کے محافظ ہونے کی بنا پر جو مرکزیت حاصل ہے وہ امریکہ کو قبول نہیں۔ درحقیقت اُنہیں مسلمانوں کی کسی بھی سطح پر مرکزیت قبول نہیں لیکن سعودی عرب کے حکمران اس مرکزیت کو چاہیں بھی تو ختم نہیں کر سکتے اور پاکستان کی ایٹمی صلاحیت عالم کفر کو کسی صورت قبول نہیں۔ لیکن پاکستان سمجھتا ہے اور صحیح سمجھتا ہے کہ جس دن اُس نے اپنی ایٹمی صلاحیت کو ختم کیا اگلے دن بھارت اُس پر چڑھ دوڑے گا۔ لہٰذا عالم کفر اس نافرمانی کی سعودی عرب اور پاکستان دونوں کو سبق سکھانے کی منصوبہ بندی کو آخری شکل دے رہا ہے۔ سعودی عرب پر امریکہ میں ایسے مقدمات قائم کر دیئے گئے ہیں کہ وہ اپنے سارے خزانے لٹا کر بھی فارغ نہ ہو سکے گا اور پاکستان کے سامنے مودی جیسے خطرناک انسان کو لا کھڑا کیا ہے اور خود اُس کی پشت پر کھڑا ہے۔ اس پس منظر میں ہمارے سیاست دانوں کے درمیان دال جوتیوں میں بٹ رہی ہے۔ کوئی اپنے موقف میں لچک پیدا کرنے کو تیار نہیں، کوئی کسی کی بات سننے کو تیار نہیں۔ ان سیاست دانوں کا طرزِ عمل اُن بازاری لڑکوں جیسا ہے جو کٹی ہوئی پتنگ لوٹنے کے لیے اندھا دھند سڑک پر بھاگتے ہیں اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ پتنگ پرزہ پرزہ ہو جاتی ہے اور کسی کے ہاتھ کچھ نہیں لگتا۔

یہ پتنگ اس وقت جس کے قبضہ میں ہے وہ پُرعزم ہے کہ کسی قیمت پر اس کو چھوڑنا نہیں، چاہے دامن کرپشن سے تار تار ہو، چاہے کوئی اخلاقی جواز ہو یا نہ ہو اور جو چھیننا چاہتے ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں کچھ ملے نہ ملے۔ اس کے پاس بھی نہیں رہنے دیں گے۔ اگر یہی صورت حال رہی تو عین ممکن ہے کہ کوئی خاکی لباس پہنے وارڈن سب کا چالان کر کے بی کلاس میں مقید کرے اور مضبوط ہاتھوں سے پتنگ تھام لے۔ پھر یہ مقید کھلنڈرے جمع ہوں گے اور بحالی جمہوریت کے لیے متحدہ محاذ بنائیں گے لیکن ہماری رائے میں اگر خدانخواستہ یہ نوبت آئی تو اس مرتبہ حالات قدرے نہیں بہت مختلف ہوں گے۔ یہ تبدیلی پہلی چار تبدیلیوں کی طرح smooth نہیں ہوگی اس میں سرخ رنگ بڑا نمایاں ہوگا اور جھاڑو بڑے زور سے پھیرا جائے گا اور یہ صفائی کا عمل کونے کھدروں تک کیا جائے گا۔ البتہ انجام کیا ہوگا۔ ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اس لیے کہ پہلے تجربات خوشگوار نہیں ہیں۔ لہٰذا سیاست دانوں کے لیے ابھی وقت ہے کہ قومی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دیں اور سوچیں کہ اگر حالات میں کوئی بڑا بگاڑ پیدا ہوگا تو امریکہ، بھارت اور اسرائیل یہ سنہری موقع ضائع نہیں کریں گے۔

ہم ایک طویل مدت سے دہائی دے رہے ہیں کہ پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست میں تبدیل کر دو، سب کا مقدر روشن ہو جائے گا، سب کی دنیا و آخرت سنور جائے گی لیکن طوطی کی کارخانے میں کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ اب تو ہمیں پاؤں تلے سے وہ زمین ہی سرکتی نظر آتی ہے۔ جس پر ہم اسلام کے نفاذ کا مطالبہ کرتے چلے آ رہے ہیں۔ قطعہ زمین ہی نہ رہا تو مکان کہاں بنے گا۔ یہ درست ہے کہ اسلام کا پڑاؤ پاکستان نہ سہی کوئی اور سرزمین سہی۔ اس لیے کہ اسلام تو آفاقی دین ہے اور پھر یہ کہ اللہ جس سے چاہے اپنے دین کا کام لے لے اور اسی سرزمین کو یہ اعزاز حاصل ہو جائے۔ ہلاکو خان کے ہاتھوں بغداد تہہ و بالا ہوا، وہاں مسلمانوں کے خون کی ندیاں یوں بہائی گئیں کہ محسوس ہوتا تھا کہ سرخ سیلاب آ گیا لیکن اللہ رب العزت نے ہلاکو خان کے پوتے کو ہی اسلام کے لیے چن لیا۔ اگر ہمارے کرتوت یہی رہے تو عین ممکن ہے کہ اس سرزمین پر اسلام کا جھنڈا تو لہرائے، لیکن خاکم بدہن ہمیں دی گئی سزا کے بعد، ہماری ذلت و رسوائی کے بعد، ہماری شکست و ریخت کے بعد، ہمارے خون سے اس سرزمین کو دھونے کے بعد اور ہمارے بے کار وجود کو دفن کرنے کے بعد۔ آیئے مہلت کو غنیمت جانیں فی الوقت ہمارا فیصلہ، ہمارا کردار، ہمارا عمل، حالات کو ہمارے حق میں تبدیل کر سکتا ہے۔ یاد رہے کہ گیا وقت کبھی ہاتھ نہیں آتا، وقت کبھی کسی کا انتظار نہیں کرتا، یہ ضرب المثل سامنے رہنی چاہیے ’’اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت‘‘۔

☆☆☆

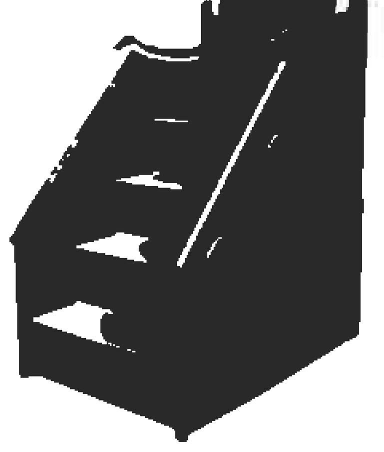

تذکیر ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے

سورۃ الغاشیہ کی روشنی میں

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کے 30 ستمبر 2016ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

قارئین محترم! سلسلہ وار مطالعہ قرآن مجید کے ضمن میں سورۃ الاعلیٰ کے بعد آج ہم سورۃ الغاشیہ کا مطالعہ کریں گے۔ یہ دونوں سورتیں مل کر ایک جوڑا بنتی ہیں جس کا اصل مضمون تذکیر بالقرآن ہے۔ دونوں سورتوں میں آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کلام آپؐ پر نازل کیا گیا ہے آپؐ اسے لوگوں تک پہنچاتے رہیں اور اس ضمن میں لوگوں کی مخالفت، عداوت اور ستائے جانے کی بھی مطلق پرواہ نہ کریں کیونکہ آپؐ کی اصل ذمہ داری لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے۔

یہاں ضمنی طور پر عرض ہے کہ آپ ﷺ کے بعد یہ ذمہ داری اُمت مسلمہ کی ہے کہ وہ بقیہ نوع انسانی تک اللہ کا پیغام پہنچائے۔ اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے خطبۂ حجۃ الوداع میں صاف الفاظ میں فرما دیا تھا کہ: ((فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)) یعنی ”جو لوگ یہاں موجود ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ ان تک پہنچائیں جو یہاں موجود نہیں“ اور اس طرح قیامت تک کے لیے فریضۂ تبلیغ قرآن کا بوجھ اُمت محمد ﷺ کے کاندھوں پر آ گیا جس کے لیے بحیثیت مجموعی وہ خدا کے ہاں مسئول ہوگی۔ لیکن اُمت اصل منصب کو بھول کر مختلف علاقائی، لسانی، نسلی اور سیاسی بٹواروں میں تقسیم ہو چکی ہے اور اب یہ بٹوارے اور ان کی حفاظت اس کی ساری تگ و تاز کا محور و مرکز ہے۔ صرف اسی بنیاد پر مسلمان آج آپس میں لڑ کر مر رہے ہیں اور ان کی موجودہ پست حالت اور تمام مسائل کا اصل سبب بھی یہی ہے۔ لہٰذا اُمت کو اس فکری بحران اور مسائل کے گرداب سے نکالنے کا واحد ذریعہ یہ قرآن ہے۔ قرآن کی تعلیمات کے ذریعے مسلمانوں کو جگانا، انہیں اپنے اصل منصب کی اہمیت اور ضرورت سے از سرِ نو واقف کرانا اور اس منصب کو فراموش کرنے کے نتائج اور آخرت میں اس حوالے سے سخت مواخذہ سے خبردار کرنا دراصل موجودہ دور میں تذکیر کا اوّلین تقاضا بن چکا ہے (اگرچہ اصل تقاضا غیر مسلموں تک اللہ کا پیغام پہنچانا تھا)۔ سورت الغاشیہ میں بھی آخرت کا خوف دلا کر جہاں تذکیر کا اہتمام کیا گیا ہے وہاں تذکیر بالقرآن کا حکم بھی دیا گیا ہے:

﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝۱﴾ ”کیا پہنچ چکی ہے آپؐ کے پاس اس ڈھانپ لینے والی (آفت) کی خبر؟“

مرتب: ابو ابراھیم

غاشیہ کا مطلب ہے ایسی چیز جو سب کو چھپا لے۔ یہاں اس سے چھا جانے والی آفت مراد ہے یعنی قیامت جو پوری کائنات کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور اس دنیا کا سارا نظام تہہ و بالا ہو جائے گا۔ یہ قرآن کا اس بڑی آفت سے خبردار کرنے کا ایک انداز ہے۔

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝۲﴾ ”بہت سے چہرے اُس دن ذلیل ہوں گے۔“

خَاشِعَة ایسی چیز کو کہتے ہیں جو مسلسل دب رہی ہو۔ گناہ گار اس دن مارے ذلالت اور شرمندگی کے جیسے زمین میں دھنسے جا رہے ہوں گے اور ظاہر ہے ایسا اپنے گناہوں کے بوجھ کی وجہ سے ہی محسوس ہوگا۔

﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝۳﴾ ”مشقت زدہ تھکے ماندے۔“

عَامِلَة عمل سے ہے جس سے مراد یہاں بہت زیادہ مشقت اُٹھانے والا ہے اور نَاصِبَةٌ کا مطلب ہے ہارا ہوا۔ یعنی دنیا میں اتنی بھاگ دوڑ کرنے اور مشقت اٹھانے کے باوجود اس دن ان کو احساس ہوگا کہ کچھ حاصل نہیں ہوا اور وہ انتہائی مایوس اور تھکے ہارے ہوں گے۔

﴿تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝۴﴾ ”وہ داخل ہوں گے دہکتی ہوئی آگ میں۔“

﴿تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝۵﴾ ”انہیں پلایا جائے گا پانی ایک کھولتے ہوئے چشمے سے۔“

ان کے لیے صرف جہنم کی آگ میں جلنے کا عذاب ہی نہیں ہوگا بلکہ ان کی ہر خواہش بھی عذاب میں بدل جائے گی، بہت شدت کی پیاس لگے گی اور انہیں سوائے کھولتے ہوئے پانی کے اور کچھ نہیں ملے گا بلکہ قرآن کے کئی دوسرے مقامات پر ہے کہ کھولتے ہوئے پانی سے ان کی آنتیں کٹ جائیں گی اور بعض مقامات پر ہے کہ ان کو پینے کے لیے جہنمیوں کے زخموں کی پیپ دی جائے گی اور وہ شدید پیاس کی وجہ سے اسے پینے پر مجبور ہوں گے۔

﴿لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝۶﴾ ”نہیں ہوگا ان کے لیے کھانے کو کچھ بھی سوائے خاردار جھاڑیوں کے۔“

اسی طرح کھانے کی خواہش بھی ان کے لیے عذاب میں بدل جائے گی اور کانٹے دار جھاڑیوں کے علاوہ انہیں کھانے کو کچھ نہیں ملے گا۔

﴿لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝۷﴾ ”جو نہ تو موٹا کرے اور نہ ہی بھوک مٹائے۔“

اسے کھانے سے نہ تو انہیں کوئی تقویت ملے گی اور نہ ہی بھوک کا احساس ختم ہوگا۔ کسی بھی غذا کے یہی دو فائدے ہوتے ہیں، لیکن اہل جہنم کو اس کھانے سے ان میں سے کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں ہوگا۔

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝۸﴾ ”بہت سے چہرے اُس

روز ترو تازہ ہوں گے۔“

لیکن بہت سے چہرے ایسے بھی ہوں گے جن پر کسی مایوسی، تھکاوٹ، ندامت یا پشیمانی کا شائبہ تک نہ ہوگا بلکہ وہ اس دن ترو تازہ اور کھلے کھلے ہوں گے۔ ایسا کیوں ہوگا؟ اس لیے کہ:

﴿لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ⑨﴾ ”وہ اپنی کوشش (کے نتائج) پر راضی ہوں گے۔“

دنیا کی زندگی کے لیے بھاگ دوڑ کرتے ہوئے انہیں اس بات کا بھی بخوبی احساس تھا کہ انہیں آخرت میں حساب بھی دینا ہے اور کامیابی کا انحصار اعمال پر ہوگا۔ لہٰذا انہوں نے دنیا میں جہاں لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کے لیے بھاگ دوڑ کی وہاں دین سیکھنے سکھانے اور اس پر عمل پیرا ہونے پر بھی بھرپور توجہ دی اور پھر اس دین کے معاشرے پر غلبہ کے لیے بھی جدوجہد جاری رکھی۔ اس لیے آج یعنی قیامت کے دن ایسے لوگ نہ صرف مطمئن ہوں گے بلکہ ان کے چہرے خوشی سے کھل رہے ہوں اس احساس سے کہ انہیں آج ان کی مشقتوں اور محنتوں کا صلہ ملنے والا ہے۔

﴿فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ⑩﴾ ”(وہ ہوں گے) عالی مقام جنت میں۔“

دنیا میں رہتے ہوئے بھی انسان جو landscape پسند کرتا ہے اس میں پہاڑیاں ہوں، چشمے ہوں، ندی نالے ہوں اور موسم بھی معتدل ہو۔ جیسے گرمیوں میں ہمارے ہاں لوگ پہاڑی علاقوں کا رخ کرتے ہیں ایسے ہی مکہ کے لوگ بھی طائف میں کچھ وقت گزارنا پسند کرتے تھے کیونکہ وہاں کا لینڈ سکیپ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ لہٰذا انسان کے اسی فطری احساس کو مدنظر رکھتے ہوئے جنت کا نقشہ بھی اس طور پر بنایا گیا ہے کہ وہاں انسان کی ایسی خواہشوں کو پورا کرنے کا اعلیٰ ترین درجے کا اہتمام ہوگا۔

﴿لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ⑪﴾ ”وہ اس میں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔“

دنیا میں ہر طرح کے انسان رہتے ہیں۔ کچھ بدذوق قسم کے لوگ وہ ہیں جن کی فطرت مسخ ہو چکی ہے اور وہ منہ سے ہر بے ہودہ اور غلیظ بات نکالنے سے بھی نہیں جھجکتے اور کچھ باذوق لوگ وہ ہیں جو ان بے ہودہ باتوں کو سن کر بہت بدمزہ ہوتے ہیں، وہ نہ تو خود ایسی کوئی گھٹیا بات کرتے ہیں اور نہ ہی سننا پسند کرتے ہیں اور اگر سن لیں تو ان کی طبیعت مکدر ہو جاتی ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ ان کی فطرت سلامتی پر قائم ہے۔ جنت کا ماحول ایسا ہوگا کہ جہاں سب باذوق لوگ ہی ہوں گے اور وہاں کوئی ایسی بے ہودہ بات نہیں سنے گا جس سے بدمزگی پیدا ہو۔

﴿فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ⑫﴾ ”اس میں ایک چشمہ ہے بہتا ہوا۔“

یعنی جنت کا لینڈ سکیپ بالکل ایسا ہی ہوگا جیسا ایک باذوق انسان کے لیے مثالی ہو سکتا ہے۔ قرآن میں کئی دوسرے مقامات پر چشموں کے ساتھ ساتھ نہروں کا بھی ذکر ہے جو جنت میں بہہ رہی ہوں گی۔

﴿فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ⑬﴾ ”اس میں اونچے اونچے تخت ہیں۔“

اونچائی پر جا کر فطرت کے نظاروں سے لطف اندوز ہونا بھی انسانی ذوق کا ایک خاص پہلو رہا ہے۔ چیئر لفٹ اس کی موجودہ مثال ہے جبکہ یہاں سریر سے مراد وہ تخت ہیں جن پر بادشاہ جلوہ افروز ہوتے تھے۔ لہٰذا جنتیوں کے ذوق کی تسکین کے لیے بھی ایسے ہی تختوں کا اہتمام کیا جائے گا جہاں بیٹھ کر وہ جنت کا نظارا کر سکیں گے۔

﴿وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ⑭﴾ ”اور جام قرینے سے رکھے ہوئے۔“

ہر جنتی کے تخت کے پاس اعلیٰ ترین مشروبات کے ساتھ ساتھ عمدہ قسم کے جام اور آبخورے بھی قرینے سے

پریس ریلیز 7 اکتوبر 2016ء

ہر قتل گناہ کبیرہ ہے غیرت کے نام پر قتل کو الگ نہیں کیا جا سکتا

زنا بھی ایک جرم ہے چاہے وہ بالجبر ہو یا بالرضا دونوں صورتوں میں جرم ہے

مسلمانوں کو عالمی قوتوں کی سازش کو سمجھ کر باہمی طور پر خون کی ہولی کھیلنا بند کر دینا چاہیے

حافظ عاکف سعید

ہر قتل گناہ کبیرہ ہے غیرت کے نام پر قتل کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں منظور ہونے والے بل پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ ناحق انسان کی جان لینے کو اسلام میں کبیرہ گناہ قرار دیا گیا البتہ اگر مقتول کے ورثا اور قاتل کے درمیان باہمی رضامندی سے کوئی معاہدہ ہو جائے تو مجرم کو معاف کیا جا سکتا ہے۔ یہ شریعت کا تقاضا ہے اور ایک اسلامی ملک میں اس کا پورا کیا جانا لازم ہے۔ جبکہ مذکورہ بل میں غیرت کے نام پر قتل پر سمجھوتے کے باوجود مجرم بری نہیں ہوگا بلکہ اُسے عمر قید کاٹنا پڑے گی۔ اُنہوں نے کہا کہ قتل قتل میں فرق کرنا خلاف شریعت ہے۔ اسی طرح زنا بھی ایک جرم ہے چاہے وہ بالجبر ہو یا بالرضا دونوں صورتوں میں جرم ہے البتہ بالجبر کی صورت میں متاثرہ فریق کو رعایت ملے گی اور ریاست اُس کی ممکنہ تلافی کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔ محرم الحرام کا ذکر کرتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے مسالک کا احترام کرنا چاہیے۔ اُنہوں نے یاد دلایا کہ مسلمان کا مسلمان کی جان و مال کو نقصان پہنچانا بہت بڑا جرم ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنا سیکھنا چاہیے۔ اُنہوں نے کہا کہ شام میں جنگ بندی کا خاتمہ بھی عالمی قوتوں کی سازش ہے۔ اس لیے کہ دونوں طرف سے مسلمان ہی جان سے ہاتھ دھو رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو عالمی قوتوں کی سازش کو سمجھنا چاہیے اور باہمی طور پر خون کی ہولی کھیلنا بند کر دینا چاہیے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی)

رکھے ہوں گے جن میں جنتی من پسند مشروب پئیں گے۔

﴿وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ (۱۵)﴾ ''اور قالین بچھے ہوئے صف در صف۔''

﴿وَّزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ (۱۶)﴾ ''اور مخمل کے نہالچے جگہ جگہ پھیلے ہوئے۔''

انسان کی سوچ محدود ہے۔ وہ دنیا میں جو کچھ دیکھتا ہے اس میں سے اعلیٰ سے اعلیٰ چیز اس کے لیے مثالی بن جاتی ہے۔ جنت میں ہر وہ نعمت موجود ہوگی جو انسان کے لیے مثالی ہوسکتی ہے لیکن اس سے بھی بڑھ کر جنت کی اصل نعمتیں وہ ہیں کہ جن کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ: ''نہ کسی آنکھ نے ان نعمتوں کو دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی کے دل میں ان نعمتوں کا احساس بھی کبھی پیدا ہوا''۔ وہ اصل نعمتیں ہیں جو انسان کو جنت میں عطا کی جائیں گی۔

﴿اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ (۱۷)﴾ ''تو کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں اونٹوں کو کہ انہیں کیسے بنایا گیا ہے!''

آج کی جدید سائنس بھی اس بات پر حیران ہے کہ صحرا میں سفر کے لیے یہ کیسا سپیشل کرافٹ تیار کیا گیا ہے جو کئی کئی دن تک کھائے پیئے بغیر اپنا سفر جاری رکھ سکتا ہے۔ نہ تو اسے ریگستان کی گرمی متاثر کرسکتی ہے اور نہ ہی اسے تیز لو اور گردوغبار سے کوئی اثر پہنچتا ہے۔ یعنی اونٹ بھی ایک عجوبہ ہے۔ جس پر انسان کو غور کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اللہ کی قدرت کا مشاہدہ کرسکے۔ لیکن بجائے اس کے عجم نے محاورہ کیا بنایا: ''اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی''۔ جبکہ یہ صحرائی لوگوں کو پتا ہے کہ اونٹ کی کتنی اہمیت ہے۔ اسی وجہ سے یہاں اس کی تخلیق پر غور کرنے کی دعوت دی گئی تاکہ وہ اپنے خالق کو پہچان سکیں۔

﴿وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ (۱۸)﴾ ''اور (کیا یہ دیکھتے نہیں) آسمان کو کہ کیسے بلند کیا گیا ہے!''

آسمان کی وسعتوں میں بھی کئی راز پنہاں ہیں جن پر غور وفکر کرنے سے انسان اپنے خالق کی قدرت کاملہ کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ آج سائنس کی ترقی سے تحقیق کے کئی ایسے بند دریچے کھل رہے ہیں جن پر قرآن نے صدیوں پہلے روشنی ڈالی تھی یا انسان کو غور وفکر کی دعوت دی تھی۔

﴿وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ (۱۹)﴾ ''اور (کیا یہ دیکھتے نہیں) پہاڑوں کو کہ کیسے گاڑ دیے گئے ہیں!''

پہاڑوں کی بناوٹ اور کرۂ ارضی پر ان کے اثرات میں بھی انسان کے لیے دعوتِ فکر کا بہت سا سامان موجود ہے کہ اتنے اونچے اونچے اور بلند و بالا پہاڑ کس طرح زمین میں گاڑ دیے گئے ہیں اور کس طرح بادلوں سے لدی پھندی ہوائیں ان پہاڑوں سے ٹکرا کر بلند ہوتی ہیں اور پھر یخ بستہ ہوکر مینہ برساتی ہیں یا پھر نقطۂ انجماد پر پہنچ کر برف پڑنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ جس سے انہیں پہاڑوں سے چشمے اور ندی نالے جاری ہوتے ہیں۔ پھر یہ نالے دریاؤں کی شکل اختیار کرتے ہیں اور یہ دریا میدانی علاقوں میں زراعت اور بجلی کی پیداوار سمیت دیگر انسانی اور حیوانی ضروریات پوری کرتے ہیں۔

﴿وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ (۲۰)﴾ ''اور (کیا یہ دیکھتے نہیں) زمین کی طرف کہ کیسے بچھا دی گئی ہے!''

اگرچہ بناوٹ کے لحاظ سے زمین گول ہے لیکن ہمارے لیے یہ ایک وسیع اور چپٹا میدان ہے کہ سیدھے چلتے جاؤ لیکن یہ میدان ختم نہیں ہوتا۔ پھر یہی زمین اپنے محور پر بھی اور اپنے مدار میں بھی مسلسل گردش کر رہی ہے لیکن کیا مجال ہے کہ اس زمین پر چلتے ہوئے انسان کو اس حرکت کا احساس بھی ہوتا ہو۔ یا کوئی چیز اپنی جگہ سے زمین کی اس محوری یا مداری گردش کی وجہ سے ہل جائے بلکہ اللہ نے انسان کے لیے زمین کو ایک ساکت اور پرسکون فرش بنادیا ہے۔ جہاں وہ آرام سے زندگی گزار سکتا ہے۔

لہٰذا ان سب چیزوں میں انسان کے لیے اللہ کی قدرت کاملہ کی واضح نشانیاں موجود ہیں جن سے انسان نصیحت حاصل کرسکتا ہے کہ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے پوری کائنات کو تخلیق کیا ہے اور وہی اس کا نظام چلا رہا ہے۔ یہاں خصوصی طور پر قرآن کی دعوت یہ ہے کہ ان واضح نشانیوں کے باوجود تم اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کو شریک کیوں کرتے ہو؟ اور سمجھتے ہو کہ ایسی کوئی ہستیاں ضرور ہیں جن کی بات مانی جاتی ہے اور تم سمجھتے ہو کہ ان کو خوش کرنے سے یہ تمہاری سفارش کرسکتے ہیں۔ حالانکہ تم دیکھتے ہو کہ اس کائنات کی تخلیق سوائے ایک اللہ کے کوئی دوسرا نہیں کرسکتا اور نہ ہی اسے کسی کی مدد کی ضرورت ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔ چنانچہ تذکیر بالقرآن کا یہی مقصد ہے۔

﴿فَذَكِّرْ ۟ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ (۲۱)﴾ ''تو (اے نبیﷺ!) آپ یاددہانی کراتے رہیے آپ تو بس یاددہانی کرانے والے ہیں۔''

﴿لَسْتَ عَلَیْهِمْ بِمُصَیْطِرٍ (۲۲)﴾ ''آپ ان پر کوئی داروغہ نہیں ہیں۔''

آپؐ کی ذمہ داری صرف تذکیر اور نصیحت تک ہے' کسی کو زبردستی راہِ ہدایت پر لانا آپ کا کام نہیں ہے۔

﴿اِلَّا مَنْ تَوَلّٰی وَکَفَرَ (۲۳)﴾ ''مگر جس نے منہ موڑا اور کفر کیا۔''

﴿فَیُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ (۲۴)﴾ ''تو اس کو اللہ عذاب دے گا سب سے بڑا عذاب۔''

بلاشبہ اللہ کے رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا کلام اور پیغام اپنی بے داغ اور مثالی سیرت کی گواہی کے ساتھ اُمت تک اس انداز میں پہنچا دیا ہے کہ حق کو سمجھنے کے بارے میں کہیں کوئی ابہام نہیں رہا۔ اب اس کے بعد بھی جو شخص حق سے منہ موڑے گا تو وہ گویا حق کو حق سمجھتے ہوئے اسے ٹھکرائے گا اور اس سے یہی ثابت ہوگا کہ اس کے اندر بھلائی اور خیر کی کوئی رمق موجود ہی نہیں۔ چنانچہ ایسا ہر شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے شدید ترین عذاب کا مستحق ہے۔

﴿اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَهُمْ (۲۵)﴾ ''(اے نبی ﷺ!) ان سب کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔''

اللہ کی عدالت سے کوئی بھاگ نہیں سکے گا۔ یہاں تو بڑے بڑے قومی مجرم کسی نہ کسی کی پناہ لے کر عیش وآرام سے زندگی گزار رہے ہیں۔ کوئی لندن میں پناہ لے کر بیٹھا ہوا ہے، کسی کو کینیڈا نے پناہ دی ہوئی ہے اور کوئی امریکہ کی گود میں بیٹھ کر قوم کے مفاد سے کھیل رہا ہے۔ کئی بڑے مجرم پارلیمانی سیاست میں ڈبکیاں لگا کر صاف ستھرے ہو کر اسمبلیوں میں بیٹھ جاتے ہیں اور کتنے ہی بڑے جرم کیوں نہ کیے ہوں انہیں کوئی پکڑ نہیں سکتا۔ لیکن اللہ کی عدالت ایسی ہوگی کہ وہاں کوئی پناہ تلاش نہیں کرسکے گا اور نہ کوئی پناہ دے سکے گا۔ سب کو حاضر ہونا ہوگا۔

﴿ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ (۲۶)﴾ ''پھر ان کا حساب ہمارے ذمہ ہے۔''

پھر جو کچھ ان کے ساتھ ہوگا تو ان کے ہوش ٹھکانے آجائیں گے۔ اس میں آپ ﷺ اور سچے مسلمانوں کے لیے ایک تسلی بھی ہے کہ جو دنیا میں دین کی خاطر ظلم وتشدد کا نشانہ بنتے رہے، مکہ میں ابوجہل اور ولید بن مغیرہ جیسے درندہ صفت انسانوں کا ظلم سہتے رہے۔ آج کے دور میں امریکہ، اسرائیل، بھارت، برما، روس اور عالم کفر کی گٹھ جوڑ سے جو مسلمان صعوبتیں اُٹھا رہے ہیں ان کے ساتھ انصاف ہوکر رہے گا اور ان تمام ظالموں کو آخر کیفر کردار تک پہنچنا ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنَا حِسَابًا یَّسِیْرًا ۔ آمین یارب العالمین!

☆☆☆

جرم ہائے خانہ خراب

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

بھارت، پاکستان کے ساتھ جو الجھ رہا ہے، یہ ایک عالمی منظر نامے کا ہی حصہ ہے۔ دنیا میں بھڑکائی جنگوں کی آگ سے جھلسائی جاتی مسلم دنیا میں پاکستان ایک مرکزی حیثیت کا مالک ہے۔ ایٹمی صلاحیت، فوجی طاقت (جو عراق میں وہ تباہ کر چکے)، محلِ وقوع، بڑی مسلم آبادی، واضح اسلامی شناخت کی بنا پر کفر کی طاقتوں کی نگاہ میں کانٹے کی طرح کھٹکتا پاکستان! ہم نے عاقبت نا اندیش، فہم وفراست سے عاری حکمرانوں کے ہاتھوں 16 سال دنیائے کفر کے ہاتھ کھلونا بن کر گزارے۔ بلاشبہ آج کے گھمبیر حالات تک پہنچنے میں سیاسی دینی جماعتوں، اربابِ علم و دانش، قلم کاروں، میڈیا منیجروں، عوام الناس سبھی کا برابر کا حصہ ہے۔ نظریاتی تہی دامنی ہم پر مسلط کی گئی۔ اس کی بنا پر ہم امریکہ نیٹو کے سہولت کار بنے۔ سمجھ ہی نہ پائے کہ ہم لٹ لٹا کر ایک دن تنہا اسی دشمن کے مقابل کھڑے ہوں گے جسے دوست باور کروانے پر کیا خوش فہمیاں ہم پر نہ لادی گئیں! امن کی آشا! موسٹ فیورٹ بزنس پارٹنر! بیک ڈور سفارتکاری! ثقافتی طائفے...... ہولی دیوالی کے رنگ اور دیئے! یہاں تک کہ کیری، اوباما اچانک ہی مودی سے آئے دن بغل گیر ہونے لگے!

آج بھارت لائن آف کنٹرول کی خلاف ورزیاں، اشتعال انگیزیاں کر رہا ہے۔ اسے سرجیکل سٹرائیک کا جنگی نام دے کر آگ دہکانے کی کوشش میں ہے۔ سندھ طاس معاہدہ توڑنے کی دھمکی۔ پاکستان کو پیاسا مارنے یا آبی دہشت گردی کا نشانہ بنانے کی دھمکی۔ سارک کانفرنس کا التواء۔ بنگلہ دیش کا بھارتی لب ولہجے میں منفی رویہ۔ حسینہ واجد تو پہلے ہی ادھار کھائے بیٹھی ہے پاکستان سے اظہار مخاصمت کے لیے۔

عالمی گریٹ گیمز ہی کا یہ سارا تسلسل ہے۔ ادھر سعودی عرب ایک طرف یمن کی جنگ میں دھکیلا گیا۔ سعودی معیشت اس وقت شدید دباؤ کا شکار ہے۔ تنخواہوں اور مراعات میں کمی (وزراء اور کابینہ کے لیے)، کمپنیوں کی بندش اور بے روزگاری، قرضوں تک نوبت آ جانا...... یہ سب عالمی ایجنڈے پورے ہو رہے ہیں۔ سعودی عرب کی پیٹھ میں تازہ ترین خنجر امریکی سینیٹ کا نائن الیون متاثرین کو سعودیہ پر مقدمہ کا حق دینا ہے۔ سعودی معیشت نچوڑنے کا بھاری بھرکم سامان! مسلم ممالک الگ الگ شکار کیے جا رہے ہیں۔ سعودی عرب جو ہر آڑے وقت کا ساتھی اور پشت پناہ رہا پاکستان کے لیے۔ اب خود مسائل کے گرداب میں ہے۔ ترکی میں عدم استحکام کی سازش جو اگرچہ وقتی طور پر ناکام تو ہوئی...... مگر شدید دھچکا ثابت ہوئی ہے۔ عراق جو گریٹر اسرائیل کے لیے ایک دور میں خطرے کی علامت تھا اسے تباہ کر کے حوالۂ ایران کیا جا چکا۔ ایران سے امریکہ کے تعلقات عالمی منظر نامے اور مسلم دنیا کے مستقبل کے حوالے سے حد درجے اہمیت کے حامل ہیں۔ افغانستان، خراسان کا علاقہ جو جنگجو بہادر مسلمانوں کا مرکز تھا، کم نصیبی اور کور چشمی کے ہاتھوں ہم اس کی بربادی میں امریکہ کے حلیف بنے!

کشمیر پر 16 سالہ ہماری بے اعتنائی، سفارتی سطح پر نقطۂ انجماد کو پہنچی سرد مہری شہداء کے گرم خون سے اب پگھلی ہے تو دنیا استصواب رائے، کشمیریوں کے حقِ خود ارادیت کو بھولی بیٹھی ہے۔ صرف انسانی حقوق کی بازگشت کہیں کہیں سنائی دیتی ہے۔ مشرقی تیمور اور جنوبی سوڈان کے قضیئے فوری نمٹانے والے عالمی چودھری، کشمیر میں بھارت ہی کی ہم نوائی پر کمربستہ ہیں۔ مسلمانوں کے لیے فارمولے بدل جاتے ہیں۔ جینوا کنونشنز، انسانی حقوق کا مسلمان پر اطلاق نہیں ہوتا۔ کشمیر، غزہ اور شام کو دیکھ لیجیے۔ ہسپتالوں پر بمباری، معصوم بچوں عورتوں کا بہتا خون، حلب پر بے رحمانہ روسی بمباری! باہمی اختلافات اور کشاکش کے باوجود کفر ملتِ واحدہ بنی ایک ایجنڈا رکھتی ہے۔ مسلمانوں کا قتلِ عام! یہ تو ہماری دیوانگی، کج فہمی ہے کہ ہم سیکولر نیشنلسٹ بنے بیٹھے ہیں۔ بوسنیا، کوسوو پر سربوں کو اہلِ یورپ، امریکہ، اقوام متحدہ کی مشترکہ آشیرباد سے چھوڑا گیا۔ وحشت و درندگی کے جو بازار وہاں گرم ہوئے۔ اجتماعی قبروں میں دفن کیے جانے والے سب صرف پیدائشی مسلمان ہونے کا ٹھپہ رکھتے تھے۔ سیکولر، لبرل، بے دین ہونے کی انتہاؤں پر تھے۔ شراب، نائٹ کلب، برہنگی، عیاشی، فحاشی ان کا طرز زندگی تھا۔ مگر یورپ ایک نام نہاد مسلم اکثریت بھی اپنے درمیان گوارا کرنے کو تیار نہ تھا۔

پاکستان کو اسی سیکولرازم کے اسباق پڑھا کر 16 سال جان بچانے، ملک اور معیشت بچانے کے نام پر جو اسلام اور اہلِ دین کے خلاف کریک ڈاؤن کیا گیا، اس کا مآل اب سامنے آ رہا ہے۔ ہمیں 16 سال امریکہ نے ڈالر دے کر یہ کام کروایا۔ ریمنڈ ڈیوسی دھماکوں اور امریکی ماسٹر ٹرینرز جو دہشت گردی بو گئے تھے اس پر میڈیائی برین واشنگ سے اسلام کا لیبل پختہ کیا گیا۔ اسلام اور مسلمانوں کو مذہبی جنونی، انتہا پسند، تنگ نظر ہونے کے طعنے دے دے کر جینا حرام کر دیا۔ مغربی ممالک میں قرآن جلانے، توہینِ رسالت کے لامنتہا سلسلوں کو مذہبی جنون، انتہا پسندی سے معنون کیوں نہ کیا؟ مساجد پر پورے یورپ، مغرب میں حملوں، حجاب، نقاب پر پابندی، جرمانہ، تشدد، تنگ نظری کیوں نہ گردانی گئی؟

اب تازہ ترین شاہکار مرنجاں مرنج سوئٹزرلینڈ، جو ہمارے لوٹ مار کردہ سوئس اکاؤنٹس کے ڈھیر پر اپنی معیشت استوار کیے بیٹھا ہے...... ذرا اسے دیکھیے! (ان کی دیانت و امانت شفافیت کے گن گاتے سیکولر دانشور ہماری جان کو آ لیتے ہیں!) ان کے ہاں بھی فرانسیسی و دیگر یورپی ممالک کی طرح نقاب پر پابندی کا بل منظور ہو گیا! انتہا پسند اسلام کا راستہ روکنے کے لیے سیکولر انتہا پسندی بروئے کار لائی جا رہی ہے!

بات یہاں رُک جاتی تو خیر تھی۔ اب مذہبی جنون، تنگ نظری، حسد، بغض، کینے کا تازہ شکار ترکی "کباب ریسٹورنٹ" ہیں۔ کباب کی مقبولیت کے ہاتھوں سبھی یورپی ممالک جل کر کباب ہوئے پڑے ہیں۔ اٹلی کباب اور قیمے بھرے نان پر پابندی لگا چکا! فرانس میں بھی کباب خشمگیں نگاہوں کی زد پر ہیں۔ ترک آبادی سراپا احتجاج ہے۔ ریسٹورنٹ ایسوسی ایشن کے ترکی النسل صدر محمد نے کہا کہ اس کا نشانہ 70 ہزار مقامی ترکی اور لاکھوں بلقانی بنیں گے جو اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کیا ترکی بھی پیزا اور غیر ملکی فاسٹ فوڈ پر پابندی عائد کر دے؟ ہمارے ہاں فاسٹ فوڈ بھری ملٹی نیشنلز، مسلمانوں کے معدے جلاتی سوڈے کی روسیاہ بوتلیں، پیزے برگروں کو میلی آنکھ سے کوئی دیکھ سکتا ہے؟ اب یورپی تنگ نظری، دقیانوسیت اور انتہا پسندی بارے آپ کیا کہیں گے؟ اسلام اور نقاب کی مقبولیت کے بعد اب کباب کی مقبولیت سے نمٹنے تک آن پہنچے! فروری میں فرانس کے ایک شہر کے میئر نے بھی کبابوں کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ کہا کہ اب مزید کباب ریسٹورنٹ کھولنے کی وہ ہرگز اجازت نہیں دے گا! (بات صرف مدرسے نئے کھولنے کی نہیں ہے! ہماری

ترقی پسندی نے فی الحال صرف مدرسے بند کرنے تک رسائی حاصل کی ہے!)

دجال کی آمد کی راہ ہموار کرنے کے لیے دنیا میں سیاسی، مذہبی، ثقافتی، علمی، تعلیمی، معاشی، ذرائع ابلاغ کی سطح پر ہمہ گیر اقدامات جاری ہیں۔ یہ تو ہماری کم نصیبی ہے کہ نبی صادق ﷺ کی مکمل رہنمائی کے باوجود ہم مغربی عطار کے لونڈے سے دوا لے لے کر روحانی اخلاقی سطح پر موت کے گھاٹ اتر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ سعودی عرب میں عورت پر سے مرد کی سرپرستی ختم کرنے کی مہم زوروں پر ہے۔ مغرب میں عورت کا خوفناک، المناک، دردناک، بھیانک انجام دیکھ کر بھی نصیحت نہ پکڑنے والوں/والیوں کی عقل کا ماتم ہی کیا جا سکتا ہے! مرد کی سرپرستی ختم ہونے سے باپ، بھائی، ماموں، چچا، شوہر، نانا، دادا کی جگہ مرد عورت کے مابین صرف ایک رشتہ باقی رہ جاتا ہے۔ (ہوس کار) دوست یا پارٹنر کا! جو لباس کی طرح آئے دن تبدیل کیا جاتا ہے۔ کہاں احترام تقدس، وقار، شفقت ومحبت، تحفظ کا یہ مضبوط، خوبصورت رشتوں کا حصار...... اور کہاں سرجھاڑ منہ پہاڑ لق ودق صحراؤں میں تشنہ لب چیتھڑا چیتھڑا، تار تار ناموس لیے بے نوا عورت! صنفِ نازک وہاں رگ پٹھے بنانے کو ڈنڈ نکالتی، وزن اٹھاتی، دوڑ نگے لگاتی، مگر مچھوں سے نمٹتی، انسانی نہنگوں کی دنیا میں کشکول اٹھائے حقوق کی بھیک مانگتی! ہمارے ہاں سعودی عرب کی طرح یہ مہم چلانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں عورت کے قندیل بلوچ بننے کے اسباب فراواں کیے جا چکے۔ این جی اوز موجود ہیں۔ تعلیمی اداروں میں پانی کی طرح پیسہ بہا کر پسماندہ ترین علاقوں سے بھی ذہین لڑکیاں لڑکے منتخب کیے جاتے ہیں۔ تعلیم وتربیت کے نام پر پنج ستارہ ہوٹلوں میں ہمہ گیر مواقع فراہم کر کے ترقی کے نام پر جو زہر نوجوان نسل میں اتارا جا رہا ہے وہ ہولناک ہے! دوسری جانب امریکہ بھارت مل کر اپنے دندانِ آز تیز کر رہے ہیں۔ اب بھی وقت ہے۔ سیکولرازم کے خمار سے نکلیں۔ قبلہ درست کریں۔

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرم خانہ خراب کو ترے عفوِ بندہ نواز میں!

جرم خانہ خراب والا تو پاکستان کو بربادی کی راہ پر ڈال کر خود اپنے آقائے ولی نعمت کے ہاں ٹھمکے لگا رہا ہے۔ پاکستان کی نظریاتی، معاشی، استحکام کی کمر توڑ کر، خود عارضۂ کمر کے بہانے فرار ہونے والے پرویز مشرف کا امریکہ میں ٹھمکا ہمارا منہ چڑا رہا ہے! سوچتا ہوں کہ ڈھلیں گے یہ اندھیرے کیسے! ☆☆☆

تبلیغِ دین کے لیے راہنما اصول

ڈاکٹر سلطان العمیری

اس تحریر میں اسلام پسند سے مراد ہر وہ شخص یا جماعت ہے جو اسلامی ممالک میں موجود خرابیوں کو دور کرنے کے لیے کوئی بھی منصوبہ شروع کرے۔ اسلامی ممالک میں تبدیلی کے کسی بھی منصوبے کو کامیابی سے ہم کنار کرنے کے لیے متعدد قوانین کی پاسداری کرنا ضروری ہے۔

رائے اور اسلام

اے اسلامی تحریک کے علمبردارو! یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کا شروع کردہ منصوبہ ''اسلام'' نہیں ہے، بلکہ وہ ایک اجتہادی رائے ہے جو آپ نے اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کے لیے اپنائی ہے۔

تنقید برداشت کریں

تنقید برداشت کرنے اور پیچھے ہٹنے کا حوصلہ پیدا کریں۔ جب آپ کا منصوبہ اجتہادی رائے ہے تو اس پر تنقید بھی کی جا سکتی ہے اور اس سے پیچھے بھی ہٹا جا سکتا ہے۔ لہٰذا جب بھی کوئی شخص تنقید کرے گا تو وہ آپ کی اجتہادی رائے پر تنقید ہوگی، اسلام پر ہرگز نہیں۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ دوسروں کی تنقید سے پہلے ہی اپنا تنقیدی جائزہ لیں۔

جماعت، اسلام نہیں

حق آپ کی جماعت اور پارٹی پر منحصر نہیں ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ اجتہادی رائے میں کئی لوگ حق پر ہو سکتے ہیں۔ اسی لیے کئی جماعتیں بھی حق پر ہو سکتی ہیں۔

حق کی طرف داری

اے اسلام کے نفاذ میں سرگرم نوجوان! لوگوں کی وابستگیاں دیکھ کر ان سے تعلقات استوار نہ کرو، بلکہ افراد کی مہارت، حق شناسی اور صلاحیت دیکھ کر ان سے رویہ اور سلوک رکھو۔ شرعی اور عقلی طور پر جائز نہیں کہ کسی شخص کی معمولی رائے کو صرف اس لیے پذیرائی دی جائے، کیونکہ وہ آپ کی جماعت سے تعلق رکھتا ہے، اور کسی شخص کی بہت قیمتی رائے کو اس کے مقابلے میں صرف اس لیے نظر انداز کر دیا جائے کہ وہ آپ کی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتا۔

علمی رسوخ

یاد رکھیے! صرف پُرجوش اعلانات اور زبردست جذبات سے آپ اپنے مقاصد اور اہداف حاصل نہیں کر سکتے۔ آپ کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کے بنیادی اصولوں سے باخبر ہوں، استدلال اور استنباط سے واقف ہوں۔ اے اسلام کے دعویدار! تمہارا علمی رسوخ سے بہرہ ور ہونا بہت ضروری ہے۔ تمہیں شریعت کا علم ہوگا تو پھر ہی اس کے نفاذ کا بیڑا اٹھا سکو گے۔

حالاتِ حاضرہ

یہ بات دل کے کانوں سے سنو کہ اس دور میں کسی اسلامی اصلاحی تحریک کی بنیاد صرف پختہ علم پر نہیں کھڑی کی جا سکتی، بلکہ اس کے لیے عصرِ حاضر کا گہرا سیاسی، اقتصادی، ابلاغی اور معاشرتی مطالعہ بھی ضروری ہے۔ ہمیشہ اس کی کوشش کرو کہ ان تمام شعبوں کے ماہرین کی ایک بڑی تعداد آپ کی جماعت میں موجود ہو۔ اگر ایسے افراد آپ کی جماعت میں نہیں ہیں تو پھر آپ کو معاشرے میں پھیلے ایسے افراد سے کام لینے کا سلیقہ آنا چاہیے۔

بہتری کا معیار

اے اسلام پسند! یہ ضروری نہیں کہ روزمرہ کے تمام امور میں تم غیر مسلموں سے اچھے ہی رہو۔ ممکن ہے کہ غیر مسلم روزمرہ کے امور میں آپ سے بھی اچھا ثابت ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روزمرہ کے امور کی بنیاد تجربے، مہارت اور زمانے سے واقفیت پر ہوتی ہے۔ اس لیے ممکن ہے کوئی غیر مسلم ان چیزوں میں آپ سے بھی بہتر ثابت ہو جائے۔

آپ کی جماعت یا آپ خود عام مسلمانوں سے نہ تو بہتر ہو، نہ ہی پاکیزہ تر، نہ ہی بالاتر۔ آپ اسی معاشرے کا ایک حصہ ہو، بلکہ سب کے خادم ہو۔

مہارتوں کا احترام

لوگوں کی مہارتوں کا احترام (باقی صفحہ 16 پر)

اگر اللہ نے اپنے فضل سے پاکستان ہمیں دیا اور اپنے فضل ہی سے ایٹمی صلاحیت کو اس کے تحفظ کا ذریعہ بنا دیا تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اللہ کی طرف رجوع کریں اور سمجھیں کہ جس بنیاد پر ہم نے یہ ملک لیا تھا اسی بنیاد پر اس کو کھڑا کر کے مستحکم کریں: ایوب بیگ مرزا

جلسے جلوس اور ریلیاں یقیناً سیاست کا حصہ ہیں لیکن میرے خیال میں یہ بامقصد ہونا چاہییں۔ اگر آپ معاشرے کے کرپٹ عناصر کو ساتھ ملا کر پاکستان میں کرپشن کے سدباب کا خواب دیکھ رہے ہیں تو اس سے کوئی پیش رفت نہیں ہو سکے گی: سلمان غنی

پاک بھارت کشیدگی اور پاکستان کا سیاسی انتشار کے موضوع پر

حالاتِ حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں نامور دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: عمران خان نے محرم کے بعد اسلام آباد کو بند کرنے کا اعلان کیا ہے جبکہ پاکستان میں آپریشن ضرب عضب چل رہا ہے، دوسری طرف انڈیا پاکستان کے خلاف جارحیت پہ تلا ہوا ہے اور افغانستان اور ایران سے بھی کوئی ٹھنڈی ہوائیں نہیں آرہی ہیں ان حالات میں کیا اسلام آباد کو بلاک کرنے کا پروگرام ملک وقوم کے مفاد میں ہے؟

ایوب بیگ مرزا: یقیناً اس وقت شدید ضرورت اس امر کی ہے کہ قوم کی طرف سے یکجہتی کا مظاہرہ ہو، قوم متحد نظر آئے اور دشمن کو یہ پیغام جائے کہ پاکستان کی تمام اپوزیشن جماعتیں، حکومت، فوج اور عوام ایک پیج پر ہیں اور اگر اس نے جارحیت کی جسارت کی تو سب مل کر اس کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں گے۔ یقیناً اس کے دشمن پر نفسیاتی اثرات پڑتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ 1965ء میں ہم سب متحد تھے جس کی وجہ سے ہم اپنے دفاع میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن 1971ء میں ہمارے ہاں انتشار تھا جس کا دشمن نے فائدہ اٹھایا۔ موجودہ حالات میں یہ کہنا کہ عمران خان صرف انتشار پھیلانے کے لیے تحریک چلا رہے ہیں قطعی درست نہیں ہے بلکہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ دیکھیے! حکومت نے آج سے 6 ماہ پہلے اپنے آپ کو احتساب کے لیے پیش کیا تھا لیکن یہ سب زبانی تھا عملی طور پر حکومت نے احتساب کے راستے میں ہر ممکن روڑے اٹکائے اور کسی بھی سطح پر اس میں پیش رفت ہونے ہی نہیں دی۔ عمران خان اس معاملے میں 6 ماہ سے چیختے چلاتے رہے لیکن حکمران اپنی جگہ سے نہیں ملے۔ بڑی سیدھی سی بات ہے کہ یا تو عمران خان بالکل خاموشی اختیار کر لیں اور ملک میں آپ کو یکجہتی کی فضا نظر آئے یا پھر وزیراعظم نواز شریف عملاً اپنے آپ کو احتساب کے لیے پیش کر دیں تو تب بھی امن ہو جائے گا۔

سوال: فرض کریں نواز شریف اپنے آپ کو پیش کر دیں تو ان کو تو فارغ کر دیا جائے گا کیونکہ ان پر کیس چلے گا۔ اس صورت میں بھی کیا پاکستان کی سیاسی صورتحال میں ایک بھونچال نہیں آجائے گا؟

ایوب بیگ مرزا: اگر ایسا ہوتا ہے تو اس سے تو پاکستان کا امیج بہت زیادہ بوسٹ کر جائے گا۔

سوال: یعنی آپ سمجھ رہے ہیں کہ موجودہ حالات میں اگر

مرتب: محمد رفیق چودھری

پاکستان میں اس طرح کی گیم چینج ہوگی تو بڑا اسکون ہوگا؟

ایوب بیگ مرزا: اگر آج نواز شریف اعلان کرتے ہیں کہ میں نے کوئی چوری نہیں کی، منی لانڈرنگ نہیں کی لہٰذا مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کس قسم کے ٹی او آرز ہوں۔ میں آپ کو اس بنک کی رسیدیں پیش کر دوں گا جس سے میں نے ملک سے باہر پیسے بھیجے ہیں تو احتجاج تو وہیں ختم ہو جائے گا۔ ظاہر ہے عدالتی فیصلہ کل ہی تو نہیں آجائے گا۔ فیصلہ آنے میں کافی وقت لگے گا لیکن امن ابھی سے ہو جائے گا۔

سوال: عمران خان پہلے دھاندلی کے حوالے سے تحریک چلا رہے تھے اور وہ معاملہ عدالت میں تھا۔ پچھلے 6 ماہ سے پانامہ لیکس کے حوالے سے احتجاجی تحریک چل رہی ہے۔ آپ کے بقول اگر واقعتاً احتساب کا عمل شروع ہو جائے تو اس میں مزید ٹائم لگے گا۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ عمران خان پارلیمنٹ اور سینٹ میں بات اُٹھاتے رہیں لیکن موجودہ حکومت کو اپنی مدت پوری کرنے دیں۔ پھر جب ان کا اپنا دور حکومت آجائے تو پانامہ کرپشن کیس کا فیصلہ پہلی ترجیح کے طور پر کروائیں؟

ایوب بیگ مرزا: پارلیمنٹ بھی بے بس ہے۔ اتنا واویلہ مچا لیکن پارلیمنٹ نے کچھ نہیں کیا۔ یہاں تک کہ وہاں اس حوالے سے کسی کو بولنے ہی نہیں دیا جاتا۔ شیخ رشید کہتے ہیں کہ ان کا مائیک ہی بند کر دیا جاتا ہے۔ جب پارلیمنٹ میں کسی کو بولنے ہی نہیں دیا جائے گا، قائمہ کمیٹی کا یہ حال ہوگا کہ وہاں سٹیٹ بینک کے گورنر کو بلایا جاتا ہے، نیب چیئرمین کو بلایا جاتا ہے، ایف آئی اے کے سربراہ کو بلایا جاتا ہے لیکن کوئی نہیں جاتا تو ایسی صورت میں پارلیمنٹ کیا کرے گی؟

سوال: چند دن پہلے قائمہ کمیٹی کا جو اجلاس ہوا اس میں یہ سارے لوگ موجود تو تھے؟

ایوب بیگ مرزا: پہلے نوٹس پر ان میں سے کوئی نہیں گیا جس کا مقصد سوچی سمجھی اسکیم کے تحت معاملے کو delay کرنا تھا۔ جس پر قائمہ کمیٹی نے بہت چیخ و پکار بھی کی تھی کہ یہ اس کی توہین ہوئی ہے۔ دوسری سماعت میں اگرچہ یہ لوگ گئے لیکن ان کا انداز معذرت خواہانہ تھا اور ان کے الفاظ تھے کہ "ہمارے پر جلتے ہیں"۔ جس کا مطلب واضح ہے کہ یہ کچھ نہیں کر سکتے۔ لہٰذا وہ دروازہ بھی بند ہو گیا۔ اگرچہ اس وقت عدالت میں مقدمہ ہے لیکن ہمارے ہاں عدالت کے جو پروسیجر ہوتے ہیں وہ آپ جانتے ہیں کہ ابھی تک وہ الیکشن پٹیشنز سپریم کورٹ میں پڑی ہوئی ہیں جو 2013ء میں کی گئی تھیں اور اب 2018ء کا الیکشن آجائے گا۔ اسی طرح یہ پٹیشن بھی داخل تو ہوئی ہے لیکن فیصلہ کب آئے گا کوئی نہیں جانتا۔ لہٰذا ہمارے عدالتی نظام میں بھی بہت خامیاں ہیں۔

سوال: عمران خان اداروں کی مضبوطی کی بات کرتے ہیں جبکہ خود اپنے عوامی جلسوں میں انہی اداروں کے

سربراہوں کی پگڑیاں اُچھالتے ہیں تو کیا اس طرح ادارے مضبوط ہوں گے؟

ایوب بیگ مرزا :ہر آدمی اپنے کردار سے اپنی عزت بناتا بھی ہے اور گنواتا بھی ہے۔آپ دیکھیں کہ 89ء میں اصغر خان کا کیس دائر ہوا تھا لیکن آج تک اس کا فیصلہ نہیں ہوا۔اگر ادارے اس طرح کام کریں گے تو ان کی عزت کہاں رہے گی؟ اداروں کی مضبوطی کا مطلب ہی یہ ہے کہ اگر ان کے پاس کوئی کیس آئے تو یہ نہ دیکھیں کہ کیس کس کا ہے بلکہ یہ دیکھیں کہ قانون کیا کہتا ہے اور اس کے مطابق کارروائی کریں۔لیکن بدقسمتی سے ہمارے ہاں جو حال سیاسی جماعتوں اور سیاستدانوں کا ہے اس سے بدتر حال اداروں کا ہے۔جس طرح ایک بادشاہ اپنے غلام کو جو حکم دیتا ہے وہ وہی کچھ کرتا ہے۔ اسی طرح یہ ادارے بھی سربراہِ حکومت کو جھوٹ سچ بول کر بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ان کو قومی مفاد سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔اصل خرابی سسٹم میں ہے اور جب تک اس سسٹم کو زمین بوس کر کے نیا سسٹم نہیں بنایا جاتا ادارے مضبوط نہیں ہو سکتے۔

سوال :آل پارٹیز کانفرنس اور سلامتی کونسل میں ہماری سیاسی اور عسکری قیادت نے بڑی یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔لیکن عمران خان نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں شرکت سے انکار کر دیا۔ان کا یہ فیصلہ کیا معنی رکھتا ہے؟

ایوب بیگ مرزا :میں سمجھتا ہوں کہ عمران خان کو پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں جانا چاہیے تھا۔ان کا نہ جانا ان کے اپنے مفاد اور سیاسی پوزیشن کے خلاف ہے۔اسی طرح آل پارٹیز کانفرنس میں بھی اگرچہ ان کا وفد گیا لیکن انہیں خود جانا چاہیے تھا۔دوسری طرف ہر نیا معاملہ جو اُٹھتا ہے اس کو بہت زیادہ اُبھارنا حکومتی پالیسی کا بھی حصہ بن گیا ہے۔ مثال کے طور پر جب آل پارٹیز کانفرنس بلائی گئی تھی تو اس کے بعد پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ APC میں تمام پارلیمانی پارٹیز کے نمائندے آگئے تھے۔ظاہر ہے پارلیمنٹ کے ارکان نے وہی بات کرنی تھی جو ان کی پارٹیز کے سربراہان اے پی سی میں کر چکے تھے۔لیکن حکومت دراصل یہ چاہتی ہے کہ کوئی نہ کوئی نیا کام ہوتا رہے تاکہ پاناما لیکس والا معاملہ دبا رہے۔

سوال :اگر آپ کا یہ موقف مان لیا جائے تو پھر حکومت نے تو UNO میں وہی سب کچھ کہہ دیا تھا تو پھر اے پی سی بلانے کی کیا ضرورت تھی؟

ایوب بیگ مرزا :یو این او کی جنرل اسمبلی میں ہمارے سارے پارلیمانی لیڈرز تو نہیں تھے۔ اصل میں ضرورت اس امر کی تھی کہ اے پی سی UNO میں جانے سے پہلے بلائی جاتی۔اس کا بہت مثبت اثر پڑتا۔

سوال :عمران خان نے جب رائیونڈ مارچ کا اعلان کیا تھا تو یہ کہا تھا کہ ہم پاکستان کی تاریخ بدلنا چاہ رہے ہیں۔ ان کا جلسہ بہت بڑا اور انتہائی پرامن و کامیاب تھا۔آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اس جلسے سے پاکستان کی سیاسی تاریخ کا کچھ دھارا تبدیل ہوا؟

سلمان غنی :پاکستان کی سیاسی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ہمارے ہاں جو احتساب کے ادارے ہیں ان کے بننے کے بعد کرپشن کے رجحان میں کمی آنے کی بجائے اضافہ ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان اداروں میں کوئی نہ کوئی چیز لیک

> پارلیمنٹ پر حملہ کے واقعہ کے بعد بھارت اپنا اسلحہ ہی نہیں بارود بھی سرحدوں پر لے آیا تھا اور اس میں اس کے 36 ارب روپے لگے تھے لیکن پھر اس کی واپسی ہوئی اور وہ واپسی ہمارے ایٹمی ہتھیاروں ہی نے کروائی تھی۔

کرتی تھی۔جیسے نیب کا ادارہ ہے جو جنرل پرویز مشرف کے دور میں بنا۔پھر جنرل شاہد عزیز اور جنرل امجد نے کہا کہ ہمیں بڑے مگرمچھوں پر ہاتھ ڈالنے سے خود جنرل مشرف نے روکا۔لہٰذا اس امر میں کوئی شک نہیں کہ عمران خان نے پاکستان میں لوٹ مار اور کرپشن کے خلاف ایک تحریک برپا کی ہے۔رائیونڈ مارچ بھی ایک چارج کراؤڈ تھا کیونکہ پاکستان کے عوام کرپشن، لوٹ مار، بدعنوانیوں اور بے ضابطگیوں کی آگ میں جل رہے ہیں لیکن ان جرائم کے سدباب کے حوالے سے کوئی پیش رفت نظر نہیں آتی۔اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا عمران خان واقعتاً کرپشن اور لوٹ مار کا خاتمہ چاہتے ہیں؟ لیکن اگر آپ عمران خان کی سیاسی تاریخ کا جائزہ لیں تو 30 اکتوبر 2011ء کو بھی پاکستان کے عوام واقعتاً تبدیلی کا خواب لے کر مینار پاکستان آئے تھے اور جن کرپٹ لوگوں کی وجہ سے عوام وہاں آئے تھے بعد ازاں انہی لوگوں کو عمران خان نے سینے سے لگا لیا۔یہی المیہ جنرل مشرف کا تھا۔12 اکتوبر 1999ء کو انہوں نے پاکستان کے سیاسی سسٹم کو ٹارگٹ کیا اور کہا کہ سیاستدان کرپٹ ہیں لیکن پھر چن چن کر کرپٹ لوگوں کو ق لیگ میں شامل کیا۔ اپنی کتاب میں انہوں نے اس بات کا اعتراف بھی کیا۔جلسے جلوس اور ریلیاں یقیناً سیاست کا حصہ ہیں لیکن میرے خیال میں یہ بامقصد ہونا چاہئیں۔اگر آپ معاشرے کے کرپٹ عناصر کو ساتھ ملا کر پاکستان میں کرپشن کے سدباب کا خواب دیکھ رہے ہیں تو اس سے کوئی پیش رفت نہیں ہو سکے گی۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ عمران خان پاکستان میں حقیقی اپوزیشن کے طور پر سامنے آئے ہیں۔پیپلز پارٹی بھی اگرچہ اس وقت حکومت کو ٹارگٹ کرتی نظر آتی ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ وہ دل سے نہیں کرتی۔چونکہ اسے اپوزیشن کا پارلیمانی رول ملا ہے اس لیے وہ یہ سب کچھ بس تکلفاً کرتی ہے تاکہ عمران خان پاکستان کے لیے حقیقی اپوزیشن نہ بن سکیں۔میں سمجھتا ہوں کہ خان صاحب کو نظر ثانی کرنی پڑے گی کہ اگر وہ واقعتاً تبدیلی کے علمبردار ہیں تو پھر وہ تبدیلی کے خواہاں لوگوں کو آگے لے کر آئیں نہ کہ روایتی شخصیات کو۔

سوال :اگر نواز شریف صاحب دہشت گردی کے خلاف تمام سیاسی جماعتوں کو اکٹھا کر کے ایک پالیسی بنا سکتے ہیں اور آل پارٹیز کانفرنس کر کے کشمیر ایشو پر یکجہتی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں تو عمران خان کرپشن کے حوالے سے اپوزیشن جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر کیوں نہیں لا سکتے؟

سلمان غنی :پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا اپوزیشن جماعتیں ملک میں کرپشن اور لوٹ مار کے سدباب کے لیے مخلص ہیں۔اس کا اندازہ آپ انتخابی اصلاحات کے لیے بنائی گئی پارلیمانی کمیٹی کی کارکردگی سے لگا سکتے ہیں جبکہ اس وقت بنیادی ضرورت انتخابی اصلاحات کی ہے۔2018ء کے الیکشن آ رہے ہیں لیکن ابھی تک اس کمیٹی کی کوئی کارکردگی سامنے نہیں آئی اور مجھے نظر آ رہا ہے کہ 2018ء کے انتخابات کے بعد بھی دھاندلی کے خلاف ایک نئی تحریک شروع ہوگی۔

سوال :جیسا کہ عمران خان نے اسلام آباد بند کرنے کی دھمکی دی ہے اگر انہوں نے بالفعل ایسا کر لیا تو اس کے کیا نتائج ہوں گے؟

سلمان غنی :میں نہیں سمجھتا کہ عمران خان اسلام آباد بند کر سکیں گے۔اسلام آباد کی بندش کا مطلب کچھ اور ہے۔ دراصل عمران خان یہ اعلان کر کے طاقت کا مرکز کہیں اور شفٹ کرنا چاہتے ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوری قوتوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ سیاسی قوت پر انحصار کی بجائے اپنے معاملات دیگر قوتوں کے ہاتھ میں دینا چاہتے ہیں۔یہ خود عمران خان کے لیے بھی اچھا نہیں ہے۔پی ٹی آئی کے سنجیدہ عناصر نے بھی اس بات کی مخالفت کی تھی کہ اس وقت جبکہ قوم کے اندر اتحاد اور یکجہتی کی ضرورت ہے ہمیں ایسا فیصلہ نہیں کرنا چاہیے کہ ہماری سیاست پر سوالیہ نشان لگ جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ عمران خان خوفزدہ ہو گئے ہیں کیونکہ پہلے نواز شریف نے جنرل اسمبلی میں خطاب کیا جس میں انہوں

نے واضح طور پر مسئلہ کشمیر اور بھارت کے جارحانہ طرزِ عمل کے حوالے سے ایک مضبوط موقف پیش کیا ہے۔ اس کے بعد اے پی سی اور پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ لہٰذا وہ سمجھ رہے ہیں کہ شاید نواز شریف کو آنے والے وقت میں کوئی چیلنج نہیں رہے گا۔ لیکن یہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ پاکستان کے لیے ہو رہا ہے، یہ قومی مفادات کے تحفظ کے لیے ہو رہا ہے۔ یہ نواز شریف کے لیے نہیں ہو رہا۔ نواز شریف چونکہ وزیر اعظم ہیں اس لیے وہ اس معاملے میں آگے ہیں۔ دیکھیں سیاست میں وقت بدلتا رہتا ہے۔ آج اگر نواز شریف قوت میں ہیں تو آنے والے وقت میں وہ اپوزیشن بھی بن سکتے ہیں اور پاکستان کی سیاسی تاریخ یہی بتاتی ہے کہ یہ حکومتیں آنی جانی چیز ہیں اور پتا بھی نہیں چلتا کہ مقبولیت اور حکومت کہاں گئی۔ لہٰذا عمران خان کو خوفزدہ ہونے کی بجائے سنجیدہ طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیے۔ پاکستان کے سیاسی مستقبل میں ان کا ایک رول موجود ہے۔ لیکن ان کے غیر ذمہ دارانہ طرزِ عمل کی وجہ سے مجھے شک ہے کہ وہ پاکستان کی سیاست میں دوسرے اصغر خان نہ بن جائیں۔

سوال: عمران خان کے حامی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ نواز شریف اور نریندر مودی چونکہ دوست ہیں اور پاکستان میں اس وقت نواز شریف کی پوزیشن مضبوط نہیں چل رہی۔ لہٰذا مودی جارحیت کا بہانہ بنا کر اور بارڈر پر فوجیں لا کر اصل میں نواز شریف سے ہمدردی کر رہا ہے۔ اسی طرح نواز شریف کے حامی تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ اصل میں عمران خان اور نریندر مودی دونوں پاکستان کے دشمن ہیں۔ عمران خان اندرونی اور نریندر مودی بیرونی طور پر پاکستان کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ کے خیال میں ان تجزیوں میں کتنا وزن ہے؟

ایوب بیگ مرزا: میں بنیادی طور پر دونوں سے اتفاق نہیں کرتا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نواز شریف بھارت اور نریندر مودی کے حوالے سے بڑا نرم گوشہ رکھتے ہیں اور وہ باقی چیزوں پر تجارت کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اس معاملے میں نواز مودی کوئی گٹھ جوڑ ہوا ہے۔ اسی طرح نہ ہی عمران خان کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے وہ پاکستان کو کمزور کرنے کے لیے ہے۔ پاکستان میں سیاستدان اپنی کرسی کی خاطر اس حد تک آگے چلے جاتے ہیں کہ جس سے ایسے شکوک و شبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ دونوں اطراف کے لوگوں کو اپنے اختلافات کو اس حد تک نہیں بڑھانا چاہیے۔ یہ رویہ غلط ہے۔ انہیں اقتدار کی خواہش کو کنٹرول میں رکھنا چاہیے اور ملکی مفاد کو ہر حال میں مقدم رکھنا چاہیے۔

سوال: انڈیا سرجیکل سٹرائیک کا ڈرامہ رچا کر مسئلہ کشمیر سے عالمی توجہ ہٹانے میں کس حد تک کامیاب ہوا ہے؟

سلمان غنی: میں اس سے اتفاق نہیں کرتا کہ انڈیا کو اس میں کوئی کامیابی ہوئی ہے۔ حریت رہنماؤں کا تازہ بیان ہے کہ کشمیر کو پاکستان سے الگ نہیں کیا جا سکتا اور چند دن پہلے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم کے ثبوت امریکہ کے حوالے کیے گئے ہیں۔ کیا دنیا کو نہیں پتا کہ یہ ساری صورت حال کیوں طاری ہوئی؟ یہ بنیادی رول خود کشمیری نوجوانوں کا ہے، کشمیری عوام کا ہے، برہان وانی کا ہے۔ وہ دنیا سے چلا گیا لیکن ایک دفعہ وہ یہ بتا گیا کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ نہیں اور اس نے اٹوٹ انگ کہنے والوں کا آنگن توڑ کے رکھ دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ کشمیر میں آزادی کی تحریک ان کی تیسری نسل میں منتقل ہو گئی ہے۔ اقبال نے درست کہا تھا کہ جب کسی قوم کے نوجوان تبدیلی لانے کا تہیہ کر لیں تو پھر تحریک کارگر ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ آگ اب ختم ہونے والی نہیں ہے۔ دوسرا پانی کا مسئلہ ہے۔ ان مسئلوں کو حل کیے بغیر نہ تو آپس میں تعلقات قائم ہو سکتے ہیں اور نہ جنوبی ایشیا میں استحکام آ سکتا ہے۔

اس طبقے کا پاکستان سے کیا قلبی رشتہ ہے جس نے اجمل قصاب کے گھر کا راستہ سب سے پہلے دکھایا اور بھارت کی محبت میں دکھایا' پاکستان کی دشمنی میں دکھایا اور اسلام کی دشمنی میں دکھایا تھا۔

سوال: بھارت تو امریکہ کی شہ پر جارحیت کر رہا ہے۔ اگر خدانخواستہ بارڈر پر حالات زیادہ خراب ہوتے ہیں تو چائنہ اور روس پاکستان کا کس حد تک ساتھ دیں گے؟

سلمان غنی: چائنہ کے وزیر اعظم نے آپ کی پارلیمنٹ میں خطاب کرتے ہوئے بڑا خوبصورت فقرہ کہا تھا کہ دور کے رشتہ دار سے قریب کا ہمسایہ بہتر ہے۔ ہندوستان کو بھی امریکہ کی تاریخ کا بہت اچھی طرح علم ہے اور یہ باتیں میں انڈین میڈیا سے ہی دیکھتا رہا ہوں۔ اس وقت بھی اگر آپ دیکھیں تو خود امریکہ نے ان کی سرجیکل سٹرائیک کو رد کر دیا ہے۔

سوال: پاکستان کا ترقی پسند طبقہ ایک عرصے تک انڈیا کی حمایت میں امن کی آشا کے نام سے ایک مہم چلا رہا ہے۔ آج جب کشمیر میں کرفیو 90 دن پورے کر رہا ہے اور 150 کے قریب شہادتیں ہو چکی ہیں ان حالات میں یہ ترقی پسند طبقہ خاموش کیوں ہے؟

ایوب بیگ مرزا: اصلاً یہ بات ہے کہ اس طبقے کو پاکستان سے دشمنی نہیں ہے بلکہ اس کو دین اسلام سے دشمنی ہے اور پاکستان بنا تھا اسلام کے نام پر۔ لہٰذا آپ دیکھیں کہ قادیانیوں کا معاملہ ہو تو ان کا وزن انہی کے پلڑے میں پڑے گا۔ بھارت میں چاہے کتنے ہی مسلم کش فسادات ہو جائیں ان کی آواز نہیں نکلے گی لیکن اگر سندھ میں کسی ہندو عورت پر ظلم ہو جائے تو یہ آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ اسی طرح کا معاملہ کشمیر کا ہے کہ وہاں مرنے والے مسلمان ہیں، وہ نعرے لگاتے ہیں: ''پاکستان سے رشتہ کیا لا الٰہ الا اللہ'' اور مارنے والے ہندو ہیں۔ ان ترقی پسندوں کا تعلق ویسے تو کسی دین سے نہیں ہے لیکن یہ اینٹی اسلامک ہیں۔ لہٰذا کشمیر پر ان کی آواز نہیں نکلتی۔ جہاں تک امن کی آشا کا تعلق ہے تو اس کے بڑے بڑے دعوے کیے گئے۔ ہندوستان کے اخبارات میں اس کی خبریں آئیں لیکن کیا ہندوستان نے اپنے رویے میں کوئی تبدیلی کی؟ میں صاف بات کہتا ہوں کہ اس طبقے کا پاکستان سے کیا قلبی رشتہ ہے جس نے اجمل قصاب کے گھر کا راستہ سب سے پہلے دکھایا اور بھارت کی محبت میں دکھایا' پاکستان کی دشمنی میں دکھایا اور اسلام کی دشمنی میں دکھایا تھا؟

سوال: جب پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے تھے تو ترقی پسند طبقے نے بہت مخالفت کی تھی۔ کیا آج اس طبقے سے یہ نہیں پوچھا جانا چاہیے کہ اس وقت انڈیا پر جارحیت کا جو جنون سوار ہے اگر ہمارے پاس نیوکلیئر deterrence نہ ہوتا تو انڈیا کا ہمارے ساتھ رویہ کیا ہوتا؟

ایوب بیگ مرزا: میں سمجھتا ہوں کہ اگر پاکستان ایٹمی قوت نہ بنتا تو آج کی نوبت ہی نہ آتی بلکہ اس سے بہت پہلے ہندوستان ہم پر چڑھائی کر چکا ہوتا۔ بمبئی بم دھماکوں اور پارلیمنٹ پر حملے سمیت اس کے پاس کئی مواقع تھے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ پارلیمنٹ پر حملہ کے واقعہ کے بعد بھارت اپنا اسلحہ ہی نہیں بارود بھی سرحدوں پر لے آیا تھا اور 36 ارب روپیہ اس کا لگا تھا لیکن پھر اس کی واپسی ہوئی تھی اور وہ واپسی ہمارے ایٹمی ہتھیاروں ہی نے کروائی تھی۔ اب تو الحمدللہ پاکستان نے جو ہتھیار بنا لیے ہیں ان سے بھارت کی مزید پسپائی ہو گی۔ ان شاء اللہ۔ لیکن یہ لوگ جو پاکستان میں بیٹھ کر پاکستان کی مخالفت کرتے ہیں اور پاکستان کی وجہ سے ان میں سے کئی لوگ زمین سے اٹھ کر آسمان تک جا پہنچے ہیں آج اگر انڈیا نے پاکستان پر حملہ

کیا ہوتا تو ان کا کیا حال ہوتا۔ لہٰذا انہیں ہرگز یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اگر خدانخواستہ پاکستان کو کچھ ہوتا ہے تو ہندو صرف مذہبی مسلمان کو نہیں بلکہ یہ چاہے کتنے ہی سیکولر کیوں نہ ہوں اگر ان کا نام مسلمانوں والا ہے تو ہندو رگڑا انہیں بھی دے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان پر دو بہت بڑی عنایات کی ہیں۔ ایک تو پاکستان کا بننا اللہ کا بہت بڑا فضل تھا۔ زمینی حقائق اس کے مطابق نہیں تھے کہ 1947ء میں پاکستان بن جاتا۔ لیکن اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان بنا اور اس نعرے کی وجہ سے بنا کہ ''پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ''۔ دوسرا فضل اللہ کا پاکستان پر اس کا ایٹمی قوت بن جانا تھا۔ یعنی اللہ نے اپنے خاص فضل سے پاکستان بنایا بھی اور اپنے ہی فضل سے اس کو تحفظ بھی دیا۔ تو یہ لوگ پاکستان کے حوالے سے بھی خیر خواہ نہیں ہیں اور اسلام دشمنی تو ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

سوال : اُس وقت جو جنگی جنون انڈیا پر سوار تھا کیا اس وقت بھی وہ جنگی جنون باقی ہے یا وہ ڈیفیوز ہو چکا ہے؟ اور جنگ کے خطرات ٹل گئے ہیں؟

ایوب بیگ مرزا : ڈیفیوز اگر نہیں بھی ہوا تو ہو جائے گا لیکن اس کا یہ مطلب کبھی نہ سمجھئے کہ ہندوستان امن پسند ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ یقیناً یہ ہوگی کہ انہیں دندان شکن اور منہ توڑ جواب کی توقع ہے۔ جب بھی خدانہ کرے اگر اسے محسوس ہوا کہ پاکستان جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں ہے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ رکے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ امریکہ انہیں ایسا نہیں کرنے دے گا لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر انہیں ایٹمی تحفظ مل گیا یا وہ پاکستان پر چڑھائی کرنے میں کامیاب ہوتے نظر آئے تو وہ کبھی امریکہ کی بات نہیں سنیں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ (اللہ نہ کرے) امریکہ پاکستان کے ایٹمی اسلحہ کو منجمد کرنے کی کوشش کرے۔ لہٰذا اللہ سے ڈرنا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر اللہ نے اپنے فضل سے پاکستان ہمیں دیا اور اپنے فضل ہی سے اس کے تحفظ کا ذریعہ بنا دیا تو خدا کے واسطے ہم بھی اللہ کی طرف رجوع کریں اور سمجھیں کہ جس بنیاد پر ہم نے یہ ملک لیا تھا اس بنیاد پر اس کو کھڑا کر کے اس کو مستحکم کریں۔

سوال : عمران خان نے محرم کے بعد اسلام آباد بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو اس کے پاکستانی سیاست پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

ایوب بیگ مرزا : یہ بڑی خطرناک صورت حال ہے۔ میں اس بارے میں یہی عرض کروں گا کہ دونوں طرف سے غلطیاں ہیں۔ نہ عمران خان کو اس حد تک جانا چاہیے اور نہ حکومت کو یہ نوبت آنے دینی چاہیے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ نواز شریف کے ہی ایک دور میں جب صدر غلام اسحاق خان سے ان کی کشیدگی ہوئی تھی تو وحید کاکڑ نے بیچ میں آ کر ان کا حل نکالا تھا اور دونوں کو فارغ کر دیا تھا اور ری الیکشن ہو گئے تھے تو میرے خیال میں ان دونوں کو کسی ایک بات پر رضامند کرنے کے لیے شاید فوج کو بیچ میں آنا پڑے۔

سوال : پھر تو یہی لوگ جو اس وقت کرپشن کے خلاف تحریک چلا رہے ہیں پھر جمہوریت کی بحالی کے لیے تحریک چلاتے رہیں گے؟

ایوب بیگ مرزا : میں یہ نہیں کہہ رہا کہ لازماً یہ ہوگا۔ لیکن اگر یہی ہوتا ہے تو آئین پاکستان کے لیے ہے۔ پاکستان آئین کے لیے نہیں ہے۔ اگر خون خرابے تک نوبت پہنچتی ہے تو فوج کی کسی بھی قسم کی مداخلت کو خارج از امکان نہیں سمجھنا چاہیے۔

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

ضرورت سٹاف

مرکز تنظیم اسلامی، گڑھی شاہو، لاہور میں کام کے لیے تنظیم کے ملتزم رفیق، تعلیم بی اے، کمپیوٹر نالج، کی ضرورت ہے۔
لاہور سے باہر والوں کو رہائش کی سہولت دی جائے گی۔ خواہش مند حضرات اپنے CV اس ایڈریس پر بھیجیں۔

Email:markaz@tanzeem.org

﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً﴾

تنظیمِ اسلامی کا سالانہ

کُل پاکستان اجتماع

25، 26، 27 نومبر 2016ء

(بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار)

بمقام **مرکزی اجتماع گاہ، بہاولپور**

منعقد ہو رہا ہے (ان شاء اللہ العزیز)

خالصتاً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا ومحبت کو اپنے حق میں واجب کرنے،

نظم کو مستحکم اور امیر تنظیم کی تقویت کے لیے

تمام رفقاء کو شرکت کی بھرپور دعوت ہے

تفصیلات کے لیے اپنے مقامی نظم سے رجوع کیجیے!

المعلن: ناظم اعلیٰ، تنظیم اسلامی فون: 36316638-36293939(042) 36366638

مؤمنین: جن پر اللہ نے احسان کیا

عبدالرحمٰن ضیاء

نبی کی بعثت سے قبل لوگوں کی عموماً دو قسمیں ہوتی ہیں۔

1۔اشراف الناس:

بڑے لوگ، معززین، باحیثیت لوگ، یعنی دنیاوی طور پر جاہ وجلال اور کبر وغرور والے لوگ، جو جلدی کسی کی بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو چودھری، سردار سمجھ رہے ہوتے ہیں ایسے لوگ حق کے سامنے جھکنا پسند نہیں کرتے۔

۲۔عام لوگ:

جو دنیا میں عموماً کمزور خیال کیے جاتے ہیں جنہیں ''ضعفاء الناس'' کہا جاتا ہے۔ انہیں حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ایسے لوگ حق کی بات کو جلدی قبول کر لیتے ہیں جنت میں جانے کے لیے محنت کرتے ہیں اور جہنم کے سخت عذاب سے جلدی ڈر جاتے ہیں۔ یہ ضعفاء الناس کبھی کبھی اشراف الناس کے ڈر کی وجہ سے اسلام قبول بھی نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں پہلی قسم کے اشراف الناس کو ''المَلَأ'' لفظ کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ یہ اشراف الناس لوگ اپنے کبر، حبِّ ریاست اور جاہ وجلال کی وجہ سے نبی پر ایمان نہیں لاتے اور مومنین کی صف میں داخل نہیں ہوتے۔

2۔صالح علیہ السلام کی قوم کی دو قسمیں:

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

''(صالح علیہ السلام) کی قوم سے جو متکبر سردار تھے انہوں نے ضعیف (غریب) لوگوں سے جو کہ ایمان لے آئے تھے، پوچھا کیا تمہیں اس بات کا یقین ہے کہ صالح علیہ السلام اپنے رب کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں؟ ان (ضعیف) لوگوں نے کہا کہ بے شک ہم تو اس پر پورا یقین رکھتے ہیں جو ان کو دے کر بھیجا گیا ہے۔ وہ متکبر لوگ کہنے لگے کہ تم جس پر یقین لائے ہوئے ہو ہم تو اس کو نہیں مانتے''۔ (الاعراف:75،76)

3۔نوح علیہ السلام کی قوم کی دو قسمیں

''(نوح علیہ السلام) کی قوم کے کافر سرداروں نے جواب دیا کہ ہم تو تجھے اپنے جیسا انسان ہی دیکھتے ہیں اور تیری پیروی کرنے والوں کو بھی دیکھتے ہیں کہ وہ واضح طور پر گھٹیا قسم کے لوگ ہیں اور ہم تمہاری کسی قسم کی برتری اپنے اوپر نہیں دیکھتے بلکہ ہم تمہیں جھوٹا سمجھ رہے ہیں۔'' (ہود:27)

غور کریں! یہ ''مَلَأ'' (اشراف) ہی تھے جنہوں نے نبیوں کو گمراہ کہا تھا (الاعراف:60)، یہ مَلَأ ہی تھے جنہوں نے نبیوں کو بے وقوف کہا تھا (معاذاللہ) (الاعراف:66) یہ مَلَأ ہی تھے جنہوں نے نبیوں کو جلاوطنی کی دھمکی دی تھی (الاعراف:88) یہ مَلَأ ہی تھے جنہوں نے نبیوں کے ماننے والے ضعفاء کو خاسرین کہا تھا (الاعراف:90)، یہ مَلَأ ہی تھے جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ساحرِ علیم کہا تھا (الاعراف:109)، یہ مَلَأ ہی تھے جنہوں نے نوح علیہ السلام کو کشتی بناتے دیکھ کر مذاق کیا تھا (ہود:38) اور یہ مَلَأ ہی ہیں جو ہر دور میں حق کو قبول کرنے سے انکار کر بیٹھتے ہیں۔

اب جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا تو آپ ﷺ کا سامنا بھی ان مَلَأ سے ہوا۔ اس وقت ان مَلَأ (اشراف) کی کثرت تھی اور ضعفاء کی قلت تھی۔ چنانچہ ان مَلَأ میں ابوجہل، عتبہ، شیبہ، ربیعہ، ولید، امیہ، اُبی بن خلف وغیرہ کے نام ہیں۔ اور ان کے مدِّ مقابل ضعفاء الناس میں زید بن حارثہ، بلال، عمار بن یاسر، صہیب رومی، عبداللہ بن ام مکتوم، عبداللہ بن مسعود، سُمَیَّہ، سعد رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

4۔شاہ روم ہرقل کا تبصرہ:

جب شاہ روم ہرقل نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے بارے باتیں پوچھی تھیں تو ان باتوں میں سے ایک بات یہ بھی پوچھی تھی ''فَاَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوْہُ اَمْ ضُعَفَاؤُھُمْ'' یعنی اس کی پیروی کرنے والے معاشرے میں اشراف معزز سمجھے جانے والے لوگ ہیں یا کمزور (ضعیف)؟ تو ابوسفیان نے جواب دیا ''بَلْ ضُعَفَاؤُھُمْ'' بلکہ ضعیف کمزور لوگ اس کے پیروکار ہیں۔ اس پر شاہ روم نے کہا ''ھُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ'' رسولوں کے پیروکار یہی لوگ ہوتے ہیں۔ (بخاری)

5۔ان ضعفاء الناس مؤمنین کا اللہ کے ہاں مرتبہ ومقام:

مکہ کے اشراف (سردار) ان ضعفاء کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے اور ان کے پاس بیٹھنا اپنی توہین سمجھتے تھے اور ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگے، اے محمد! (ﷺ) تمہارے پاس تو غرباء وفقراء ہی کا ہجوم رہتا ہے ذرا انہیں ہٹاؤ تو ہم بھی تمہارے ساتھ بیٹھیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''آپ ایسے لوگوں کو اپنے سے دور نہ کیجیے جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے رہتے ہیں۔ وہ ان کی رضامندی کا ارادہ رکھتے ہیں...... اگر آپ ان کو اپنے سے دور کریں گے تو ظلم کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔'' (الانعام:52)

اور اشراف الناس ان ضعفاء کی حالت کو دیکھ کر حقارت کی نظر سے کہتے:

اَھٰٓؤُلَاۗءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا

''کیا یہ لوگ ہیں کہ ہم سب کے درمیان اللہ نے صرف ان پر احسان کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے جواب دیا:

﴿اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ﴾ (الانعام:53)

''کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ (احسان کا) شکر کرنے والوں کو خوب جانتا ہے''۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ظاہری چمک دمک، ٹھاٹھ باٹھ اور رئیسانہ چال ڈھال نہیں دیکھتا وہ تو دلوں کی کیفیت کو دیکھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اس کے احسان کو پہچاننے والے، پھر اس کی قدر کرنے والے، اس کا شکریہ ادا کرنے والے کون ہیں۔ وہ ان پر احسان کرتا ہے اور یہ وہی مومن ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

(آل عمران:164)

''اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔''

حدیث میں بھی ہے کہ:

''بے شک اللہ تعالیٰ نہ تمہاری صورتوں کی طرف دیکھتا ہے اور نہ مالوں کی طرف بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔'' (مسلم، کتاب البر والصلۃ)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم سب سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہو۔" (الحجرات:12)

1۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو حکم دیا:

"ہماری آیتوں پر ایمان لانے والے لوگ جب آپ کے پاس آئیں تو ان کو کہا کریں سلام علیکم (تم پر سلامتی ہو) تمہارے رب نے رحمت کرنا اپنے اوپر لکھ لیا ہے"۔ (الانعام:54)

2۔ نیز ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں اشراف قریش بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک عبداللہ بن ام مکتوم نابینا صحابیؓ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ سے دین کی باتیں پوچھنے لگے۔ آپ ﷺ نے اس پر کچھ ناگواری محسوس کی اور کوئی خاص توجہ نہ دی چنانچہ تنبیہ کے طور پر اللہ تعالیٰ نے سورت عبس کی ابتدائی آیات نازل فرمائیں۔

"وہ (نبی) ترش رو ہوا اور اس نے منہ موڑ لیا (صرف اس لیے) کہ اس کے پاس ایک نابینا آیا تجھے کیا پتہ کہ شاید وہ (نابینا) سنتا اور اسے نصیحت فائدہ پہنچاتی جو بے پروائی کرتے ہیں (اشراف قریش) ان کی طرف تو پوری توجہ کرتا ہے حالانکہ اگر وہ نہ سنوریں تو بھی آپ پر کوئی الزام نہیں۔ اور جو شخص آپ کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ ڈر بھی رہا ہے اور تو اس سے بے رخی برتتا ہے یہ ٹھیک نہیں قرآن تو ایک نصیحت کی چیز ہے جو چاہے اس سے نصیحت لے۔"

سفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ اس کے بعد آپ ﷺ عبداللہ بن ام مکتوم ؓ کی بہت تکریم کرتے تھے۔ جب بھی وہ آتے، آپ ﷺ ان کے لے اپنی چادر بچھا دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ "مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِي فِيهِ رَبِّي" "اس کے لیے خوش آمدید جس کی وجہ سے میرے رب نے مجھ پر عتاب کیا۔" (قرطبی)

3۔ سہل بن سعد ساعدی ؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک شخص گزرا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ایک شخص سے پوچھا کہ اس گزرنے والے شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ تو اس نے کہا: یہ شخص اشراف الناس میں سے ہے (یعنی بڑے مرتبے والے لوگوں میں سے ہے) اللہ کی قسم! یہ اتنے مرتبے والا ہے کہ اگر یہ کسی کو منگنی کا پیغام بھیجے تو یہ اس لائق ہے کہ اس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر یہ کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے (اگر یہ بات کرے تو اس کی بات کو دھیان سے سنا جائے)

رسول اللہ ﷺ چپ رہے پھر اس کے بعد ایک اور شخص کا گزر ہوا تو آپ ﷺ نے اسی شخص سے پوچھا کہ اس شخص کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! یہ شخص مسلمین کے فقراء میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ شخص اس لائق ہے کہ اگر یہ منگنی کا پیغام بھیجے تو اس کا نکاح نہ کیا جائے اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور یہ کوئی بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ فقیر مسلمان پہلے شرف والے (ٹھاٹھ باٹھ والے) شخص سے اتنا بہتر ہے کہ اگر اُن جیسوں سے پوری زمین بھی بھری ہو تو یہ اکیلا ان سب سے بہتر ہے۔ (بخاری: کتاب الرقاق باب فضل الفقر)

یہ حدیث سن کر کوئی شخص یہ خیال مت کرے کہ ہمارے ہاں جو مست ملنگ کہلانے والے کشکول اٹھائے ہوئے بھیک مانگتے پھرتے ہیں، یہی بڑا مرتبہ ومقام رکھتے ہیں۔ جاہل لوگ انہیں "پہنچی ہوئی سرکار" یا "اولیاء" خیال کرتے ہیں اور ان سے اسی طرح ڈرتے بھی ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ سے ڈرا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ لوگ گندگی میں رہتے ہیں، سالہا سال غسل نہیں کرتے، طہارت تک نہیں کرتے، ان کے پاس گزرنے سے انتہائی بدبو محسوس ہوتی ہے، انہیں نماز وکلمہ تک نہیں یاد، ایسا شخص کبھی بھی مومن نہیں ہوتا۔ چہ جائیکہ اسے ولی سمجھا جائے۔ مذکورہ حدیث میں مذکور فقیر سے، ایسا متقی پرہیزگار شخص مراد ہے جو کہ انتہائی نیک اور پاکباز ہونے کے باوجود مالدار نہیں ہے۔ وہ لباس بھی سادہ پہنتا ہے، ویسے صاف ستھرا رہتا ہے اور در در کی بھیک نہیں مانگتا۔

4۔ حارثہ بن وہب خزاعی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں بہشتیوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ وہ کون ہیں؟ بہشتی ہر وہ شخص ہے جو ضعیف، کمزور ہو، لوگ اسے حقیر اور کمزور سمجھیں۔ اگر اللہ پر قسم ڈال دے تو اللہ اس کی قسم کو پورا کر دے۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں دوزخیوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ دوزخی ہر وہ شخص ہے جو گردن کش (سرکش) مغرور، متکبر ہو۔ (بخاری، کتاب الادب)

ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ نے ایک دوسرے پر فخر کیا دوزخ نے کہا:

"اے میرے رب! یہ کیا ہے کہ مجھ میں جابر، متکبر، بادشاہ اور اشراف الناس (جاہ وجلال والے لوگ) ہی داخل ہوں گے (جو حق کے سامنے جھکتے نہیں ہیں)؟ اور جنت نے کہا: اے میرے رب! مجھ میں ضعیف کمزور، فقیر اور مسکین داخل ہوں گے (جو حق کے سامنے جھک جاتے ہیں) اللہ تعالیٰ دوزخ کو فرماتا ہے: تو میرا عذاب ہے تیرے ساتھ میں جسے چاہوں گا عذاب دوں گا اور اللہ تعالیٰ جنت کو فرماتا ہے کہ تو میری رحمت ہے جو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے آخر تم دونوں نے بھر جانا ہے۔ (یعنی جنت جنتیوں کے ساتھ اور دوزخ دوزخیوں کے ساتھ) (مسند احمد)

5۔ "ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے دن ایک بڑا اور موٹا شخص ایسا بھی آئے گا جس کا وزن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا اگر تم چاہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہی پڑھ لو" ﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾

"ہم قیامت کے دن ان کا کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔" (بخاری کتاب التفسیر، سورت کہف)

اب دیکھیں وہ حق کے سامنے گردن جھکانے والا نیک ضعیف مومن جس کو دنیا میں کمزور سمجھا گیا لیکن اللہ نے اس پر احسان کیا جو "لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ" کے زمرے میں داخل ہے اس کی اللہ کے نزدیک کتنی شان ہے کتنا اونچا مرتبہ ومقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی رحمت یعنی جنت میں داخل کر دیا اور اس کا انتہائی زیادہ وزن قائم کیا۔

6۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں میں ایک دفعہ مسواک اتار رہا تھا اور میری پنڈلیاں باریک تھیں، ہوا کے جھونکے مجھے گرا رہے تھے۔ اس پر لوگ ہنسنے لگے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ "تم کس وجہ سے ہنس رہے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم عبداللہ کی باریک باریک پنڈلیوں کی وجہ سے ہنس رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ان کی یہ پنڈلیاں ترازو میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہوں گی۔" (مسند احمد)

آیئے! اب ان مومنین کا ذکر کرتا جاؤں جن پر اللہ تعالیٰ نے احسانِ عظیم کیا اور ایک مومنہ کا تذکرہ کروں جس پر اللہ نے احسان کیا۔

7۔ جابر ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ابو طلحہ ؓ کی بیوی رُمَیصائ (بنت ملحان، انس بن مالک کی والدہ اور آپ ﷺ کی رضاعی خالہ ام سلیم ؓ) جنت میں ہیں۔ پھر قدموں کی آہٹ سنتا ہوں تو پوچھتا ہوں: یہ کون ہے؟ تو بتانے والے نے بتایا کہ یہ بلال ہے۔ پھر ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک لڑکی ہے میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ بتانے والے نے بتایا کہ یہ محل عمر بن خطاب کا ہے۔ میں نے اس محل میں داخل ہونا چاہا اور اسے اندر سے دیکھنا چاہا لیکن اے عمر! مجھے تیری غیرت یاد آ گئی۔ عمر نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ ((اَعَلَیْکَ اَغَارُ)) کیا آپ ﷺ پر میں غیرت کھا سکتا ہوں؟ نہیں نہیں! (مطلب یہ ہے کہ آپ میرے گھر میں داخل ہو جاتے۔) (بخاری، مناقب عمر)

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اشراف قریش کہا کرتے تھے: ’’کیا یہ وہ لوگ ہیں کہ ہمارے درمیان میں سے چن کر ان پر اللہ نے احسان کیا؟‘‘

انہیں وہ مارا کرتے، ریت پر لٹایا کرتے، سخت سے سخت سزا دیا کرتے، گھر سے باہر نکلنے پر پابندی لگایا کرتے، آخر کار انہیں ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

’’اللہ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا‘‘

(آل عمران:164)

اور اعلان کیا:

’’کیا اللہ شکر گزاروں کو سب سے زیادہ نہیں جانتا؟‘‘ (الانعام:53)

اللہ نے انہیں عزت دی اور اعلان کر دیا کہ:

’’عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنین ہی کے لیے ہے۔ لیکن منافقین نہیں جانتے۔‘‘ (المنافقون:87)

اللہ ہمیں کتاب وسنت کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین! ☆☆

بقیہ: دعوتِ وتحریک

کرنا سیکھو۔ آپ کے اسلام پسند اور عالم ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ کو ہر چیز کا علم ہے۔ آپ اپنی صلاحیتوں کو پہچانو مگر اس کے ساتھ ساتھ دیگر ماہرین کی صلاحیتوں سے بھی استفادہ کرو۔ سیاست دانوں، معاشی ماہرین، عسکری ماہرین سے مدد حاصل کرو۔

ہر لحہ بہتری

اپنے منصوبے یا تحریک کو ہر لحظہ بہتر بناتے رہو۔ کوئی بھی اصلاحی تحریک اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک وہ زمانے کی رفتار کا ساتھ نہیں دیتی۔ اپنی سوچ اور فکر کے ساتھ ساتھ اپنے ذرائع اور وسائل کو بھی زمانے سے ہم آہنگ کرتے رہیں۔

معاملہ فہمی

اے اسلام کے علم بردار! تمہارا ذہین، سمجھدار، زیرک اور معاملہ فہم ہونا بھی ضروری ہے۔ دشمنوں، مجرموں اور ظالموں کی نظریں تمہاری طرف لگی ہوئی ہیں۔ لوگ تمہیں اپنے مقصد کے لیے استعمال کرنے اور تمہیں اپنی صفوں میں شامل کرنے کے لیے بے تاب ہیں۔ اس لیے ہر دم چوکس اور چاک و چوبند رہو۔

عوامی پذیرائی

تحریک کی کامیابی یہ نہیں کہ آپ کی جماعت میں کتنے لوگ شامل ہو گئے یا آپ کے تعلقات کتنے پھیل گئے ہیں، بلکہ اصل مدار اس پر ہے کہ عوام کے حلقوں میں آپ کو کتنی پذیرائی ملی ہے اور کتنے لوگ آپ کے پیغام سے مطمئن ہیں۔

❁ ❁ ❁

ضرورت رشتہ

☆ ملتان شہر میں مقیم رفیق تنظیم کو اپنے بھائی، عمر 26 سال، تعلیم ایم فل انگلش، کے لیے دینی مزاج کی حامل پردہ کی پابند نیک سیرت، قبول صورت تعلیم یافتہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ: 0304-5858246

☆ کراچی میں رہائش پذیر خاتون (طلاق یافتہ)، عمر 35 سال، تعلیم ایم ایس سی (ساتھ 8 سال کا بیٹا) شرعی پردہ کی پابند کے لیے دینی مزاج کے حامل تعلیم یافتہ شخص کا رشتہ درکار ہے، جو بچے کو بھی قبول کر لے۔

برائے رابطہ: 0331-2271738
0343-3192641

شعبہ خط وکتابت کورسز کی تاریخ میں ایک اور سنگِ میل کا اضافہ!!

آن لائن کورس

❁ کیا آپ جاننا چاہتے ہیں؟ از روئے قرآن ہماری دینی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ نیکی اور تقویٰ اور جہاد اور قتال کی حقیقت کیا ہے؟

❁ کیا آپ دین کے جامع اور ہمہ گیر تصور سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

❁ کیا آپ قرآن حکیم کی فکری اساس اور بنیادی عملی ہدایات سے روشناس ہونا چاہتے ہیں؟

❁ کیا آپ نجی مجالس میں اسلام پر ہونے والی تنقید کا مناسب اور مدلل جواب دینے کی اہلیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

تو

صدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم ومغفور کے مرتب کردہ

’’مطالعہ قرآن حکیم کا منتخب نصاب‘‘ پر مبنی

’’قرآن حکیم کی فکری وعملی راہنمائی کورس‘‘ سے استفادہ کیجیے

یہ کورس (جو ایک عرصہ سے بذریعہ خط وکتابت کروایا جارہا ہے) شائقین علومِ قرآنی کی دیرینہ خواہش پر

الحمدللہ!
اب یکم ستمبر 2016ء سے آن لائن (ONLINE) بھی شروع ہو چکا ہے

برائے رابطہ: انچارج شعبہ خط وکتابت کورسز، قرآن اکیڈمی، 36-K، ماڈل ٹاؤن، لاہور
فون: 3-35869501(42-92) E-mail:distancelearning@tanzeem.org

شجر سایہ دار

یاسر محمود شاکر

والدین وہ شجر سایہ دار ہوتے ہیں جن کی گھنی چھاؤں میں زندگی کے غم بھول جاتے ہیں۔ جن کے پھول سے چہروں پر پڑی ایک نظر تراوٹ اور زندگی کا احساس بخشتی ہے۔ جو ہر دم بچوں کو اپنے پروں میں چھپائے انہیں سرد و گرم سے بچاتے ہیں۔ والدین وہ ہستیاں ہیں جو اپنا من مار کر اولاد کی خواہشوں پر قربان ہو جاتی ہیں۔ جن کے بغیر گلستان گلستان نہ لگے جن کی موجودگی میں بے آب و گیاہ صحرا پریوں کا پرستان لگے۔

اس کا پتہ سر سے والدین کا سایہ اٹھنے کے بعد چلتا ہے۔ گزشتہ دنوں میری والدہ کا سائباں میرے سر سے اٹھ گیا تو احساس ہوا کہ ''حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا'' اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنے احساسات کا اظہار کر رہا ہوں۔

دل زخم زخم لوگو کوئی ہے جسے دکھائیں
کوئی ہم نفس نہیں ہے غم جاں کسے سنائیں
یکایک جو چھا گئی ہیں غم و درد کی گھٹائیں
گیا کون اس جہاں سے کہ بدل گئی فضائیں
اٹھا سائبانِ شفقت بڑی تیز دھوپ دیکھی
نہیں دور دور چھاؤں کہاں اپنا سر چھپائیں

صفحۂ ہستی پر کچھ بدبخت ایسے بھی ہوتے ہیں جو ان کی کماحقہٗ قدر نہیں کرتے اور خسر الدنیا والاخرہ کا مصداق ٹھہرتے ہیں۔

ایک ستر یا اسی سال کے بوڑھے میاں تھے۔ بیٹا اور بہو جون جولائی کی سخت گرمی میں ایک کمرے میں بند کر کے تالا لگا کر کام پر چلے جاتے پھر کہیں شام کو خبر لیتے۔ ایک دن بابا جی مر گئے۔ بیٹا بہو بھول گئے جب رات کو کسی وقت دروازہ کھولا تو بابا جی مرے پڑے تھے۔ جسم اکڑ چکا تھا۔ سیدھا نہیں ہو رہا تھا۔ یوں ہی دفن کر دیا گیا کسی نے کہا بڑا ظلم ہوا بابا جی کے ساتھ......ایک بوڑھے نے کہا کہ بابا جی نے بھی اپنے وقت میں اپنے والدین کے ساتھ یہی کچھ کیا تھا۔ سو دنیا والوں کے لیے عبرت بن گئے۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سو نمونے
مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے

علامہ زمخشریؒ کا ایک پاؤں کٹا ہوا تھا، وجہ پوچھی گئی تو فرمایا۔ ماں کی بددعا کا نتیجہ ہے۔ بچپن میں چڑیا پکڑ کر اس کے پاؤں میں دھاگا باندھ دیا، جس سے چڑیا کا پاؤں کٹ گیا۔ والدہ کے منہ سے بددعا نکلی ''جس طرح چڑیا کا پاؤں کاٹا ہے، اسی طرح تیرا پاؤں کٹے'' یہ اسی بدی کا اثر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ماں باپ کی فرمانبرداری اور خدمت گزاری کی توفیق دے۔ اور ان کی نافرمانی اور بددعاؤں سے بچائے۔ اے اللہ! جن کی مائیں زندہ ہیں اللہ ان کی عمر لمبی کرے۔ جن کی مائیں بیمار ہیں اللہ انہیں صحت و تندرستی دے اور جن کی مائیں فوت ہو چکی ہیں اللہ انہیں جنت میں جگہ دے۔ آمین!

دعائے مغفرت

اناللہ وانا الیہ راجعون

قرآن اکیڈمی لاہور، شعبہ مطبوعات کے کارکن یاسر محمود شاکر کی والدہ محترمہ اور امیر تنظیم اسلامی کے ڈرائیور ندیم جعفر کی خالہ وفات پا گئیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ قارئین اور رفقاء سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھَا وَارْحَمْھَا وَاَدْخِلْھَا فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھَا حِسَابًا یَّسِیْرًا

حلقہ پنجاب شرقی عارفوالا کے زیرِ اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع

25 ستمبر 2016 بروز اتوار حلقہ پنجاب شرقی کے تحت ایک سہ ماہی تربیتی اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا آغاز صبح 9 بجے بمقام جامع مسجد جامع القرآن بہاولنگر میں ہوا۔ سجاد سرور نے ناظم تربیتی اجتماع کے فرائض ادا کیے۔ مولانا سید عبدالوہاب شاہ شیرازی ناظم دعوت مقامی تنظیم مروٹ نے مدنی دور کا آغاز اور ابتلا کے موضوع پر سورہ البقرہ کی آیات 153 تا 157 کی روشنی میں انتہائی جامع اور مدلل درس قرآن دیا۔ اس کے بعد قاری محمد ندیم نے غلبہ دین کی جدوجہد کرنے والوں کے لیے داخلی خطرات کے عنوان پر بہت احسن انداز میں گفتگو فرمائی۔ اس کے بعد مولانا محمد اکرم مجاہد نے سنت کی پابندی کے موضوع پر درس حدیث دیا۔ وقفہ کے بعد بانیؒ تنظیم اسلامی کا خلاصہ مضامین قرآن سے سورۃ الصف تا سورہ التغابن ویڈیو خطاب بذریعہ ملٹی میڈیا پیش کیا گیا۔ اس کے بعد سجاد سرور نے ''باطنی بیماریاں'' کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ اور ہر انسان کے اندر پائی جانی والی باطنی بیماریوں اور ان کو دور کرنے کے طریقوں پر مدلل گفتگو فرمائی۔ نماز ظہر اور کھانے کے بعد یہ تربیتی اجتماع تقریباً ڈھائی بجے اختتام پذیر ہوا۔ اس پروگرام میں 137 کے قریب رفقاء اور 29 احباب نے شرکت کی۔ بہاولنگر تنظیم نے پورے حلقے کے میزبانی کا فرض سرانجام دیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تمام رفقاء کی کاوشوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور خدمت دین کے لئے مزید ہمت وحوصلہ عطا فرمائے۔

(مرتب: عابد حسین)

قرآن اکیڈمی کوٹ ادو میں شب بیداری پروگرام

حلقہ جنوبی پنجاب کے تحت یکم اکتوبر کو قرآن اکیڈمی کوٹ ادو میں مشترکہ شب بیداری پروگرام منعقد ہوا۔ نماز مغرب کے بعد باقاعدہ پروگرام کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد امیر حلقہ جناب محمد طاہر خاکوانی نے سورۃ آل عمران کی ابتدائی آیات سے اتحاد امت کے موضوع پر تفصیلی درس قرآن دیا۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد جناب محمد عطاء اللہ خان نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر حضور اکرم ﷺ کی نبوت سے قبل اور مابعد کی حیات طیبہ کا موازنہ کرایا۔

ان کے بعد حلقہ کے ناظم دعوت جناب محمد سلیم اختر نے حضرت عمر فاروق ؓ کی سیرت پر خطاب فرمایا۔ آخر میں بانی تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی ویڈیو سامعین کو دکھائی گئی۔ جس میں خدمت خلق کے قرآنی تصور پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی تھی۔ خدمت یہ ہے کہ انسانوں کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لیے ان کو دین کی دعوت دی جائے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کا بندہ بنایا جائے۔ انہیں اسلام میں لایا جائے۔ صبح رفقاء نے نماز تہجد ادا کی۔ بعد نماز فجر امیر تنظیم اسلامی ملتان کینٹ جناب عمر کلیم خان نے سورۃ نوح کے موضوع پر درس قرآن دیا۔ اور دین کی دعوت کے کام کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

فحاشی و عریانی کے خلاف مظاہرہ

9 بجے رفقاء ریلی کی صورت میں قرآن اکیڈمی سے روانہ ہوئے۔ اس میں تقریباً 250 رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ رفقاء کا یہ قافلہ شہر کوٹ ادو سے چلتا ہوا گھوڑا چوک ریلوے پھاٹک تک پہنچا۔ اس دوران بازار کے درمیان میں کچھ دیر رکے۔ کچھ رفقاء ہینڈ بل تقسیم کرتے رہے۔ رفقاء نے قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ پر مشتمل ٹی بورڈ اور بینرز اٹھا رکھے تھے۔ پروگرام کے آخر میں جناب طاہر خاکوانی نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ اس پروگرام میں لیہ، تونسہ، ڈی جی خان، وہاڑی، ملتان، جلال پور، علی پور سے رفقاء نے بھرپور شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین! (مرتب: شوکت حسین)

The Water War

By: Ayaz Ahmad

The right-wing government of India is bent on accusing Pakistan of terrorism and militancy. After facing diplomatic failure in its smear campaign against Pakistan, the supremacist BJP has lately displayed its inclination to employ water as a weapon against Pakistan.

In this context, Indian Prime Minister Narendra Modi convened a special meeting of top Indian water experts on September 26 to ponder over the possibility of scraping the 56-year-old Indus Waters Treaty (IWT). This short-sighted move of the war-mongering BJP is primarily calculated to dry up the already faltering water reservoirs of Pakistan so that it collapses economically.

This flagrant decision of India will be in direct violation of provisions 3 and 4 of Article 12 of the IWT which make it crystal clear that the treaty cannot be altered or revoked unilaterally. Such Indian threats are also against international law which does not permit the unilateral suspension of a treaty.

The lingering water issues between Pakistan and India date back to the ill-conceived demarcation of the border by the British in 1947. Under the influence of some Congress leaders, Mountbatten and Sir Cyril Radcliffe drew the political boundary right across the Indus Basin, thus making Pakistan the lower riparian. Therefore, India gained the main headwaters and the physical capacity to cut off Pakistan's irrigation water.

After Independence, cash-strapped Pakistan was required to purchase water from India under the short-lived Inter-Dominion Accord signed on May 4, 1948. But, due to some political issues and the fateful Kashmir conflict, the agreement soon reached a stalemate, hence creating pressing water issues in Pakistan.

To resolve the simmering water dispute, Pakistan and India signed the IWT in September 1969 under the auspices of the World Bank. Therefore, Pakistan gained rights over the three eastern rivers – the Indus, the Jhelum and the Chenab – while the eastern rivers, namely the Ravi, the Beas and the Sutlej went to India. This agreement has prodigiously managed to survive the wars of 1965, 1971, 1999 and a host of severe border skirmishes between Pakistan and India.

As per the provisions of the IWT, India should not interfere with Pakistan's share of water, except for domestic and non-consumptive use. However, in addition to domestic and non-consumptive use, the treaty allows each country to use the waters of the rivers allocated to the other party for agricultural use (as set out in Annex C) and generation of hydropower (as set out in Annex D). This has provided India the opportunity to build mega water storages along the western rivers, to the detriment of Pakistani farmers.

Despite Pakistan's repeated protests, India has been engaged in covertly constructing some mega dams along the western rivers and stopping Pakistan's due share of water. The major among these water projects include the 690MW Salal Hydroelectric Project, Wullar/Tulbul Barrage Project and the 330MW Kishanganga Hydroelectricity Project. These three dams openly violate the basic provisions of the IWT, but India claims that they are in accordance with the treaty.

Although these dams are still under construction, this has threateningly reduced the normal water flow into Pakistan's major rivers. For instance, due to Indian construction of more than a dozen hydroelectric projects, the water flow to River Chenab has sharply declined to around 6,000 cusecs from a ten-year average of about 10,000 cusecs.

After completing these mega projects, India will presumably further decrease the flow of water into Pakistan by storing it into its dams. This will help India employ the water card to threaten Pakistan's security and economy. The Indian government will be able to ruin Pakistan's agricultural sector by substantially reducing the flow of water or instigate flash floods in Pakistan by deliberately releasing stored water in monsoon season.

India should be cognizant that the IWT is in the greater interest of both South Asian nuclear powers. Prime Minister Modi's disruptive intention of completing blocking Pakistan's share of water could cause a full-scale war between both the countries as warned by Adviser on Foreign Affairs Sartaj Aziz.

Moreover, such a step will directly backfire by creating pressing geopolitical and geoeconomic issues for India. First, since there are no mega water reservoirs in Indian-held Kashmir, this will cause massive floods in the valley thus further stoking the ongoing unrest. Second, China will definitely come forward if the IWT is unilaterally abrogated. China also possesses the requisite technology to divert the direction of the Brahmaputra River towards Punjab, Delhi, Aryana and other northern states. All this will not only bring about severe drought, but also flash flooding in these developing states of India.

Lastly, because of its central location in the region and its sharing of borders with most Saarc countries, India is at the centre of water disputes in the region. Apart from Pakistan, India has perennial water disputes with Bangladesh, Nepal and China. It has been trying to conclude IWT-like treaties with these countries. If India unilaterally abrogates the IWT, these countries will be reluctant to conclude any water treaty with India.

India will resort to blocking or reducing water flow into Pakistan for economic and political objectives. Pakistan is already grappling with ever-increasing water shortages owing to the fast shrinking Himalayan glaciers and lack of rainfalls. Some international organisations have repeatedly warned the slumbering government of flash floods and drought in the next 10 to 40 years. This projected situation will compound the country's water issues if India blocks water flow into Pakistan in the near future.

All this should serve as a clarion call to our leaders who are busy in power politics and political squabbling. If the incumbent leadership does not build an adequate number of small and large dams, the country will face recurrent drought and threatening floods in the future.

Courtesy: *daily, The News*

قرآن اکیڈمی کوٹ ادو، گڑھی قریشی، شیخ عمر روڈ، کوٹ ادو

ہفت روزہ عربی گرامر کلاس کل وقتی 17 تا 23 اکتوبر 2016 جس کے دوران ''آسان عربی گرامر'' از لطف الرحمٰن خان ''حصہ اوّل مکمل پڑھائی جائے گی۔ مشقیں بھی ساتھ کرائی جائیں گی۔

موسم کے مطابق بستر ساتھ لائیں۔

داعیان الی الخیر: اراکین قرآن اکیڈمی کوٹ ادو، ضلع مظفر گڑھ

برائے تفصیلات: 0342-8365798 0333-4009554

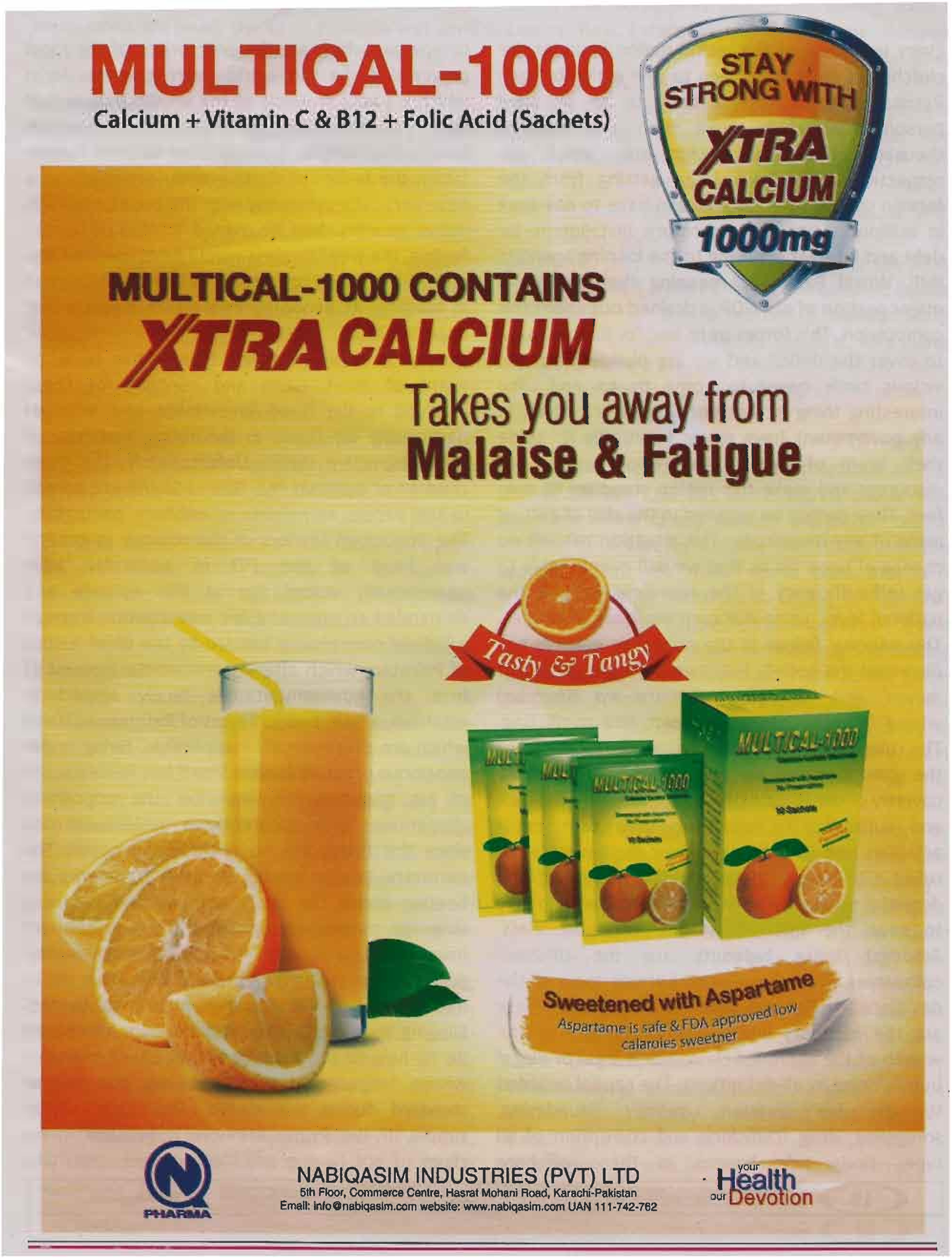
MULTICAL-1000
Calcium + Vitamin C & B12 + Folic Acid (Sachets)
STAY STRONG WITH
XTRA CALCIUM
1000mg
MULTICAL-1000 CONTAINS
XTRA CALCIUM
Takes you away from
Malaise & Fatigue
Tasty & Tangy
MULTICAL-1000
Sweetened with Aspartame
Aspartame is safe & FDA approved low calaroies sweetner
PHARMA
NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762
your Health our Devotion